THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, June 21, 2013
(95th Session)
Volume VII, No. 08
(Nos. 01-08)

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Quran ……………………..……….	1
2.	Leave of Absence ……………………………..……………	2
3.	Presentation of Reports ……………………...………………..	2-3
4.	Point of Order: Law and Order Situation in Khyber Pakhtunkhwa, Balochistan and Karachi ………………………………………………..….	4-9
5.	Recommendations on the Finance Bill 2013 Proposed by the Standing Committee.…………………………………………….	10-16
6.	Winding up Speech of the Finance Minister……………………..	17-78

Printed and Published by the *Senate Secretariat, Islamabad.*

Volume-VII No. 08 SP.VII(08)/2013 15

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, June 21, 2013

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty four minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Syed Nayyer Hussain Bokhari) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَ هُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَ اَنْهٰرًا ؕ وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ
یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ۔ وَ فِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّ جَنّٰتٌ مِّنْ
اَعْنَابٍ وَّ زَرْعٌ وَّ نَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّ غَیْرُ صِنْوَانٍ یُّسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۫ وَ نُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی
الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ۔

ترجمہ: اور وہ وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اس میں پہاڑ اور دریا پیدا کیے۔ اور ہر طرح کے میووں کی دو دو قسمیں بنائیں۔ وہی رات کو دن کا لباس پہناتا ہے غور کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔ اور زمین میں کئی طرح کے قطعات ہیں ایک دوسرے سے ملے ہوئے اور انگور کے باغ اور کھیتی اور کھجور کے درخت، بعض کی بہت سی شاخیں ہیں اور بعض کی اتنی نہیں ہوتیں (باوجودیکہ) پانی سب کو ایک ہی ملتا ہے۔ اور ہم بعض میووں کو بعض پر لذت میں فضیلت دیتے ہیں۔ اس میں سمجھنے والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔

سورۃ الرعد (آیات 3تا4)

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Leave applications.

Leave of Absence

جناب چیئرمین: سید ظفر علی شاہ صاحب ناسازئ طبع کی وجہ سے مورخہ 19 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب ظہیر الدین بابر اعوان صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 18,19 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: میر محمد علی رند صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 19 تا 21 جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: Senator Muhammad Talha Mehmood, Chairman, Standing Committee on Interior and Narcotics Control to move item No. 2.

Presentation of Reports

سینیٹر محمد طلحہ محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

I being Chairman, Standing Committee on Interior and Narcotics Control present report of the Committee on the inordinate delay in

issuance of Passports by the Directorate General of Immigration and Passports, Islamabad.

Mr. Chairman: Report stands presented.

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب! میں ایک منٹ کی اجازت لوں گا کیونکہ اس میں آپ کی اور سینیٹ کی بہت contribution ہے۔ جناب! یہ بڑی نااہلی تھی، جب ہم نے اس کو take up کیا تو ہمیں پتا چلا کہ لگ بھگ آٹھ لاکھ لوگوں کے پاسپورٹ pendig ہیں اور ان کے پاس صرف 95000 passports کے لیے paper رہ گیا ہے۔ اس وقت آپ کی direction پر اس کمیٹی کی intervention کے بعد، میں سمجھتا ہوں کہ سینیٹ اور آپ کو یہ credit جاتا ہے کہ آج الحمد للہ یہ تعداد گھٹ کر آدھے سے بھی نیچے آگئی ہے اور معاملہ بتدریج بہتری کی طرف جا رہا ہے، ان کے پاس paper بھی آگیا ہے۔ پاسپورٹ آفس نے ہمیں information دی ہے کہ شاید ایک سے ڈیڑھ مہینے کے بعد کسی کو پارسپورٹ حاصل کرنے میں کوئی مشکل نہیں ہوگی اوران کو بر وقت پاسپورٹ ملیں گے۔ پچھلی پاسپورٹ انتظامیہ کی طرف سے بہت بڑی نااہلی ہوئی تھی، انہوں نے اس کی shortage ایسے کر دی تھی جیسے کہ گندم کی shortage کی جاتی ہے اور اسے ذخیرہ کیا جاتا ہے، اسی طرح انہوں نے پاسپورٹ کی shortage کر کے اس کے ریٹ بڑھائے۔ اس میں بڑی مجرمانہ غفلت ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq, Chairman, Standing Committee on Industries and Production to move Item No. 3.

Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Sir, I beg to lay before the Senate report of the Committee of Industries and Production for the Period March 2012 to March 2013.

Mr. Chairman: Report stands presented. Item No. 4. Senator Mrs. Nasreen Jalil, Chairperson, Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs………

Senator Nasreen Jalil: Chairman *sahib*, before you come to Item No. 4.

Mr. Chairman: Please let me read out.

Senator Nasreen Jalil: No, I want to speak on a point of order.

Mr. Chairman: Obviously, I will give you the opportunity. Senator Mrs. Nasreen Jalil, Chairperson, Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics, Planning and Development and Privatization, to move Item No. 4.

اب آپ item move کریں اس کے بعد اگر بات کرنا چاہیں گے تو ضرور بات کریں۔

سینیٹر نسرین جلیل: چیئرمین صاحب! ابھی میرے پاس papers نہیں آئے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ point of order پر پھر بات کر لیں۔

Point of Order

Law and Order Situation in Khyber Pakhtunkhwa, Balochistan and Karachi

سینیٹر نسرین جلیل: جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ اس ایوان کو، ریاست کو اور حکومت کو غور کرنے کی ضرورت ہے کہ خیبر پختونخوا، بلوچستان اور کراچی جس صورت حال سے گزر رہے ہیں، ایسی صورت حال میں حکومت بجٹ میں دیئے ہوئے اہداف کیسے پورے کرے گی۔ آپ کے علم میں ہے کہ پچھلے دنوں سردار بہادر خان یونیورسٹی کی بس پر bomb blast کر کے طالبات کو شہید کیا گیا، جس میں 60 سے زیادہ لوگ زخمی ہوئے۔ بولان میڈیکل سینٹر دہشت گردوں کے قبضے میں رہا اور وہ فرار ہونے میں بھی کامیاب ہوئے۔ پرسوں مردان میں جنازے پر حملہ کیا گیا، وہاں 29 شہادتیں

ہوئیں، ایک MPA بھی شہید ہوا، اس سے پہلے بھی خیبر پختونخوا میں PTI کا MPA شہید ہوا تھا، آئے دن سینکڑوں لوگ زخمی ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں اس کے علاوہ جو بات point out کرنا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ کراچی میں صرف MQM کے اپریل، مئی اور جون کے مہینوں میں تقریباً سو سے زیادہ نوجوان target killing کا شکار ہوئے۔ جن نوجوانوں کو law enforcement agencies اٹھا کر لے گئی تھیں، ان میں سے تین کو ماورائے عدالت قتل کیا گیا، 8 ابھی تک لاپتہ ہیں۔ ایک طرف لیاری امن کمیٹی کے دہشت گردوں کو کھلی چھوٹ ہے کہ وہ اغواء برائے تاوان اور target killings کریں تو دوسری طرف MQM کے کارکنوں کے خلاف غیر اعلانیہ ریاستی آپریشن جاری ہے، rangers علاقوں میں محاصرہ کر کے نوجوانوں کو اٹھا رہے ہیں، ان کو torture کرتے ہیں، ان پر جھوٹے مقدمات بنا کر جیلوں میں ڈالا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے اپریل کے مہینے میں اس بات کی نشاندہی کی تھی کہ جو واقعہ میرے اپنے دھوبی کے ساتھ پیش آیا تھا۔ ہم روزانہ احتجاج کر رہے ہیں، روز جنازے اٹھا رہے ہیں، یوم سوگ میں شہر بند ہو جاتے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ کراچی کا بند ہونا معیشت کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ آپ ہی بتائیں کہ ہم کیسے اپنا احتجاج ریکارڈ کروائیں۔ جو لوگ یہ کروا رہے ہیں، ان کو شہر بند ہونے کا کوئی غم نہیں ہے۔ اس سلسلے میں کوئی اقدامات نہیں کیے جا رہے۔ Establishment کو ہم محب وطن عوام کو مارنے میں کوئی عار نہیں ہے لیکن دوسری طرف وہ دہشت گردوں اور اسلحہ بردار شریعت نافذ کرنے والوں کی patronage کر رہے ہیں، ان کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ حامد کرزئی کا بیان آپ کی نظر سے گزرا ہوگا، انہوں نے ISI پر الزام لگایا ہے جبکہ بچے بچے کو معلوم ہے کہ سچ کیا ہے۔

میری تمام ممبران سے استدعا ہے کہ خدارا سوچیئے! ہم ملک کو کس طرف لے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! یہ احتجاج صرف میرا نہیں ہے، یہ ان سینکڑوں ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کا احتجاج ہے کہ جن کے گھر اجڑ رہے ہیں، جن کے سکول، محلے، شہر اور صوبے اجڑ رہے ہیں۔ میں چاہوں گی کہ حکومت اس بات کا seriously notice لے اور امن قائم کرے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ میاں رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے Leader of the House کی توجہ آج جو اخبارات میں statement یا press conference فاضل Minister of Interior کی طرف سے شائع ہوئی ہے اس طرف دلانا چاہتا ہوں۔ ایک بار پھر Minister of Interior نے یہ بات کہی ہے کہ ہم سندھ حکومت کو target killings پر ایک مہینے کا ٹائم دیتے ہیں ورنہ پھر وفاقی حکومت اقدامات اٹھائے گی۔ جناب! یہ ایک نہایت ہی serious، غیر مناسب اور آئین کے خلاف بات ہے۔ جب فاضل وزیر اس floor پر آئے تو آپ کو یاد ہو گا کہ انہوں نے یہاں پر کئی بار یہ بات کہی اور وہ درست بات تھی کیونکہ وہ آئینی پوزیشن ہے کہ law and order ایک صوبائی مسئلہ ہے۔ وفاقی حکومت اس وقت مدد کر سکتی ہے جب صوبائی حکومت مدد مانگے لیکن شہنشاہ طریقہ کار کہ duly elected government کو ultimatums دینا۔ میں سمجھتا ہوں یہ کوئی مناسب بات نہیں ہے اور نہ ہی سینیٹ آف پاکستان جو وفاق کو represent کرتا ہے، وہ اس بات کی اجازت دے گا۔ میں یہ چاہوں گا کہ آپ کے توسط سے Minister of Interior during the course of the day or during the course of the sitting یہاں پر آئیں اور اپنے اس بیان کی وضاحت کریں۔ یہ ایک نہایت ہی خطرناک روش ہے کہ اگر وفاق اس طرح صوبائی حکومتوں کو جن کے پاس عوام کا mandate ہے ultimatum دے، سندھ کی حکومت کے پاس سندھ کی عوام کا mandate ہے اور اگر اس mandate کو تسلیم نہ کیا گیا یا یہ کوشش کی گئی کسی طریقے سے اس mandate کو subvert کیا جائے تو اس کے جمہوریت کے لیے، جمہوری عمل کے لیے بہت دوررس نتائج ہوں گے، اور یہ سراسر آئین کی خلاف ورزی ہو گی۔

جناب چیئرمین! میں ایک اور بات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آج ایک خبر شائع ہوئی ہے اور جس میں یہ بات کہی گئی ہے کہ Prime Minister's office سے Cabinet Division کے ذریعے مختلف departments, ministries, divisions and autonomous and semi autonomous bodies کو ایک directive issue ہوا ہے۔ ان سے کہا گیا ہے کہ ان تمام لوگوں کی ایک فہرست بنائی جائے جن کو پاکستان پیپلز پارٹی کے پانچ سالہ دور میں ملازمت ملی ہے اور وہ فہرست Prime Minister Secretariat بھیجی جائے۔ مجھے ایسا لگ

رہا ہے کہ ایک مرتبہ پھر لوگوں کو روزگار سے محروم کیا جارہا ہے جیسا کہ 1997 میں کیا گیا جب ایسا طریقہٗ کار اپنایا گیا کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے وہ لوگ جن کو 1993 اور 1996 کے درمیان ملازمتیں ملی تھیں، lock, stock and barrel, wholesale ان کی چھٹی کردی گئی تھی۔ پھر ایسے لگ رہا ہے کہ یہ حکومت روزگار فراہم تو نہیں کرسکتی لیکن لوگوں کو روزگار سے محروم کررہی ہے۔ اگر ایسا کوئی اقدام ہوا تو دونوں ایوانوں، نیشنل اسمبلی میں اور سینیٹ میں بھی ہم اسے contest کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی لیڈر آف دی ہاؤس۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: جناب چیئرمین! محترم رضا ربانی صاحب نے دو نکات اٹھائے ہیں۔ پہلا سندھ حکومت کے بارے میں ہے۔ میں اس بیان کو تفصیل سے، صحیح سیاق و سباق میں دیکھنے کی کوشش کروں گا کہ چھپا کیا ہے اور کہا کیا گیا ہے۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ بلوچستان میں حکومت قائم ہونے کے فوراً بعد جو حالات پیدا ہوگئے تھے، باوجود security risk کے، وزیرِ داخلہ وہاں تشریف لے گئے اور انہوں نے صوبائی حکومت سے ایک تفصیلی مشاورت کی۔ ان کی طرف سے تجاویز دی گئیں۔ ان کو یہی یقین دہانی کرائی گئی کہ اگر کسی وجہ سے کوئی کمی رہ گئی ہے، اگر کوئی مدد آپ کو مرکزی حکومت سے چاہیے تو وہ ہم دینے کو تیار ہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مرکز سے وہاں کوئی interference کی گئی ہے بلکہ intelligence agencies اور صوبائی حکومت کے باقی اداروں کے درمیان زیادہ اور بہتر coordination کی کوشش کی گئی ہے۔ اسی قسم کا بیان انہوں نے حکومتِ سندھ کے بارے میں بھی دیا ہے۔ ابھی ہماری بہن محترمہ نسرین جلیل صاحبہ نے کہا کہ وہاں ہر روز، پندرہ بیس لوگ مارے جارہے ہیں اور ٹارگٹ کلنگ کی جارہی ہے۔ یہ پاکستان کی بدنامی اور سارے ماحول کو خراب کرنے کے لیے ہے۔ کراچی بھی کوئی عام شہر نہیں ہے، وہ پورے ملک کا ایک economic hub ہے۔ وہاں سارے ملک سے آئے لوگ بستے ہیں۔ وہاں اگر امن قائم نہیں ہوگا تو پورے ملک میں صورتحال disturbed رہے گی۔ اگر لوگ وہاں سے کارخانے ختم کرکے یا بیچ کر دوسرے ممالک میں جارہے ہیں تو یہ کوئی اچھی صورتحال نہیں۔

آپ کو یاد ہوگا، رحمٰن ملک صاحب ایک مرتبہ کراچی گئے تھے تاکہ وہاں کی صورتحال کو study کرکے کوئی تجویز دے سکیں تو وہاں کے ہی وزیرِ داخلہ صاحب نے کہا کہ یہ آدمی روز یہاں کیا لینے آتا ہے۔

اگر یہ معاملہ صوبائی دائرۂ اختیار میں ہے تو یہ آدمی کیوں دوڑا آتا ہے؟ میں کہوں گا کہ دائرۂ اختیار کی اتنی بات نہیں ہے بلکہ crux اس کا یہ ہے کہ مرکز اور صوبے، اپنے موجود وسائل کی مدد سے coordination پیدا کریں اور اس لگی ہوئی آگ کو بجھانے کی کوشش کریں۔ اس کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ میں ان سے بات کر کے کوشش کروں گا کہ وہ اس معاملے کو زیادہ وضاحت سے بیان فرمائیں۔

دوسرا معاملہ انہوں نے بیان فرمایا ہے کہ جو لوگ گزشتہ حکومت کے دوران بھرتی کیے گئے تھے، خواہ وہ صحیح کیے گئے یا غلط، ان کو نہ کوئی چھیڑے اور نہ ان کو دیکھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے۔ بسااوقات خبر کچھ ایسی آجاتی ہے لیکن اس بات کا review کرنا کوئی بری بات نہیں ہوتی۔ اکثر ایسا ہوا ہے، کیسے کیسے لوگ یہاں بھرتی کیے گئے، OGDC میں کس کو لگایا گیا، اس کی کیا qualification تھی، ریلوے کس کو دی گئی، اسٹیل ملز کس کو دی گئی؟ حالانکہ میاں نواز شریف صاحب نے as Leader of the Opposition پچھلے وزراءِ اعظم کو بھی یہ کہا تھا کہ اداروں کے سربراہ مقرر کرتے ہوئے وہ طریقہ کار اختیار کریں کہ قابل اور دیانت دار لوگ مقرر ہوں اور selection board کے ذریعے انہیں مقرر کیا جائے تاکہ وہ ان اداروں کو بہتر بنا سکیں۔ یوسف رضا گیلانی صاحب نے پریس کانفرنس کر کے اس پر اتفاق کیا تھا لیکن بعد میں انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا یا پھر شاید انہیں عمل کرنے نہیں دیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر خرابیوں کو، آئین و قانون کے مطابق، درست کرنے کی کوشش کی جائے تو اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین: جی فرحت اللہ بابر صاحب۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: شکریہ جنابِ چیئرمین۔ میں لیڈر آف دی ہاؤس کی اس یقین دہانی کا خیر مقدم کرتا ہوں کہ وہ Interior Minister سے بات کر کے، ان کو اپنی پریس کانفرنس کی مزید وضاحت کے لیے یہاں آنے کے لیے کہیں گے۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: میں نے یہ نہیں کہا کہ وہ یہاں آئیں گے بلکہ میں ان سے پتا کروں گا۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: آپ بے شک ان سے پتا کر لیں لیکن جب آپ ان سے یہ گزارش کریں تو ان سے ایک اور بات بھی ضرور کہیں۔ جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے یہ مسئلہ اٹھانا

چاہتا ہوں کہ یہ فاضل وزیر صاحب کی تقریر ہے، 17 جون کو اسی ایوان میں پالیسی بیان دیتے ہوئے، انہوں نے کچھ باتیں کہی تھیں کہ میں سچ بولوں گا، 20 تاریخ کو ہمارے سیکیورٹی اداروں کے سر براہوں کا ایک اجلاس ہوگا اور جو پالیسی ہوگی، وہ ہم آپ کے سامنے رکھیں گے۔ جناب چیئرمین! 17 جون کو جو دو بنیادی باتیں انہوں نے کہی تھیں، انہوں نے کہا تھا کہ بلوچستان میں اس سے زیادہ security ممکن نہیں ہے۔ ہر سو میٹر کے فاصلے پر check posts ہیں، اس کے باوجود سینکڑوں ٹن بارودی مواد ٹرکوں میں رکھ کر security check posts سے گزر جاتا ہے۔ دوسری بات انہوں نے کہی تھی کہ سول اور ملٹری کے درمیان coordination کا فقدان ہے۔ انہوں نے یہ بنیادی باتیں کیں اور کہا تھا کہ ہم انہیں address کریں گے۔ Floor کے اِس جانب سے ان کے بیان کا خیر مقدم کیا گیا اور کہا گیا کہ وزیر داخلہ صاحب! ہم from now onwards آپ کی ان ہی باتوں کو بنیاد بنا کر آگے بڑھیں گے۔ اس کے جواب میں وزیرِ داخلہ صاحب نے کہا کہ میں بالکل حاضر ہوں۔

جناب چیئرمین! حسبِ وعدہ انہوں نے 20 تاریخ کو security agencies کے سر براہان کی میٹنگ بلائی۔ میٹنگ کرنے کے بعد انہوں نے پریس کانفرنس کی تو بجائے اس issue کو address کرنے کے کہ سینکڑوں ٹن اسلحہ بلوچستان میں security check posts کو cross کرتا ہے، انہوں نے کہا کہ میں سندھ حکومت کو ایک مہینے کا نوٹس دیتا ہوں کہ کراچی کے حالات درست کردیں۔ جو یقین دہانی انہوں نے یہاں کرائی تھی کہ وہ اس issue کو address کریں گے، اسے مکمل طور پر نظر انداز کیا اور کہا کہ میں سندھ کی حکومت سے کہتا ہوں کہ ایک مہینے کے اندر امن و امان قائم کریں۔

دوسری بنیادی بات جو انہوں نے یہاں کہی تھی کہ میں سول اور ملٹری کے disconnect کو address کروں گا۔ کل کی پریس کانفرنس میں انہوں نے اعلان کیا کہ ہم enforced disappearances یعنی لاپتہ افراد کے لیے ایک کمیشن بنائیں گے۔ جناب! کتنے افسوس کی بات ہے کہ وزیرِ داخلہ صاحب کو یہ بھی پتا نہیں تھا کہ Commission for Enforced Disappearances, already موجود ہے۔ ان کا دفتر G-9 میں پشاور موڑ کے نزدیک ہے۔ وہ کسی وقت بھی جا کر اس کا visit کرسکتے ہیں۔ اس کمیشن نے اپنی سفارشات بھی دی ہیں جس میں اسی

disconnect کو address کرنے کا formula بھی دیا گیا ہے۔ جناب چیئرمین! فاضل وزیر صاحب نے کل یہ اعلان کیا ہے کہ میں ایک کمیشن بناؤں گا۔ دو کمیشن بن چکے ہیں، پہلے کمیشن نے اپنی رپورٹ دے دی ہے۔ فاضل وزیر صاحب نے صرف یہ کرنا ہے کہ اس کمیشن کی رپورٹ چھپوالیں اور اس میں جو سفارشات ہیں ان پر عمل کرائیں کہ ایک legislation کی جائے جس کے تحت security کے اداروں کو anti–state عناصر کی پکڑ دھکڑ کا اختیار دیا جائے لیکن اسی اختیار کے ساتھ ساتھ، ان پر پارلیمان کی نگرانی بھی ہو۔

Mr. Chairman: Thank you Farhatullah Babar *sahib*, we cannot have such a prolonged point of order.

سینیٹر فرحت اللہ بابر: جناب چیئرمین! میں ایک مرتبہ پھر آپ کی وساطت سے لیڈر آف دی ہاؤس سے گزارش کروں گا کہ وہ Interior Minister *sahib* کی خدمت میں یہ باتیں پیش کریں تاکہ وہ اس کا جواب دیں۔

Mr. Chairman: Thank you. We move to Item No. 4. Nasreen Jalil *sahiba*, may move Item No. 4.

Recommendations on the Finance Bill 2013 Proposed by the Standing Committee

Senator Nasreen Jalil: Thank you Mr. Chairman, I, Chairperson Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics, Planning and Development and Privatization, present report of the Committee on the proposals for making recommendations on the Finance Bill, 2013, containing the Annual Budget Statement.

Mr. Chairman: Report stands presented. We move on to Item No. 5. Senator Mrs. Nasreen Jalil, Chairperson Standing

Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics, Planning and Development and Privatization, to move Item No. 5.

Senator Nasreen Jalil: Mr. Chairman, I, Chairperson Senate Standing Committee on Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics, Planning and Development and Privatization have the honour to present this report of the Committee on the proposals for making recommendations on the Finance Bill, 2013, containing the Annual Budget Statement.

Mr. Chairman, the Committee held seven meetings, working for a total of 28 hours during four working days and discussed in detail every proposal received by the Committee. The honourable Members of the Committee and the team of Senate Secretariat worked tirelessly to make it possible in a short time. The Committee has made a total of 113 recommendations of which 87 recommendations have been made unanimously by all members.

جناب چیئرمین! اگرآپ اجازت دیں تو میں اس پر کچھ بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی surely آپ ضرور بات کریں۔

سینیٹر نسرین جلیل: جناب چیئرمین! جب Finance Bill ہمارے سامنے آیا تو نہ صرف کمیٹی بلکہ پورے پاکستان کے عوام کی اس سے بہت ساری توقعات تھیں کہ ایک تبدیلی آئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ایک نئی امید بھی آئی ہے۔ کم از کم میں یہ توقع نہیں کر رہی تھی کہ یہ لیاقت علی خان صاحب کا بجٹ ہو گا لیکن جناب اسحاق ڈار صاحب well grounded person ہیں اور اس بات کا یقین تھا کہ ایک بہتر بجٹ کی صورت میں عوام کو کسی طرح کا relief ملے گا لیکن جب ہم نے Finance Bill کو دیکھا تو it appeared to be over ambitious. جس طرح SRO کو استعمال کر کے GST کو 16 سے 17% کر دیا گیا، fuel کے دام بڑھا دیے گئے اور اب سونے پہ سہاگہ یہ

کہ بجلی کی قیمت بھی بڑھا دی گئی۔ عوام جو کہ پہلے ہی مہنگائی اور بے روزگاری کے نیچے دبے ہوئے تھے، اس نے تو عوام کی زندگی مزید اجیرن کر دی ہے۔ ہمارے کمیٹی ممبران نے بہت محنت کے ساتھ تمام چیزوں پر غور کیا اور ہماری کوشش یہی رہی کہ ہم ایسی recommendations دیں جن سے عوام کو کچھ فائدہ پہنچ سکے۔

جناب چیئرمین! مجھے یقین ہے کہ اسحاق ڈار صاحب well meaning and well intentioned person ہیں لیکن جس طرح ہم نے چیزیں دیکھیں کہ direct taxes کی بجائے indirect taxes پر زور تھا۔ Broadening of the tax net جو انتہائی ضروری ہے کیونکہ اگر آپ کی revenue receipts نہیں بڑھتیں تو اور جس طرح ہمارے aims and objectives ہیں کہ ہم عوام کو کوئی relief دے پائیں گے وہ کس طرح meet ہوں گے۔ ہم نے دیکھا کہ FBR کے پاس 3.9 million individual people کی list ہے جو پر تعیش زندگی گزار رہے ہیں لیکن کوئی proposal ایسی نہیں تھی کہ جس میں انہیں tax net میں لانے کی بات کی گئی ہو۔ ہم سمجھتے ہیں کہ government must continue with efforts to reduce and eliminate discretionary spendings. اسحاق ڈار صاحب نے یہ واضح کیا ہے کہ discretionary funds ختم کر دیے گئے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ جو block allocations ہوئی ہیں، جن میں projects آرہے ہیں جیسے PSDP میں جن کی کوئی تفصیلات نہیں ہیں تو ان کو کس طرح استعمال کیا جائے گا؟ س کے بارے میں شکوک وشبہات ہیں۔

جناب چیئرمین! بجلی کے حوالے سے جب ہم نے غور کیا اور ہم اس حوالے سے جو بھی سوال اٹھا رہے تھے تو کوئی ایک ادارہ نہیں تھا جو ہمیں واضح جواب دیتا۔ واپڈا کے حوالے سے کم از کم میرے علم میں نہیں تھا شاید اس ایوان کو علم ہو کہ واپڈا dams, canals, hydropower projects پر کام کرتا ہے۔ اسی طرح PEPCO thermal generation پر کام کر رہی ہے۔ NTDC بجلی کی transmission کا کام کرتی ہے۔ DESCOs بجلی کی distribution کرتی ہیں اور revenue اکھٹے کر کے CPPA کو دیتی ہیں۔ اب CPPA کا مخفف تو مجھے یاد ہے لیکن اس کا actually name کیا ہے، مجھے یاد نہیں آرہا۔ Can somebody help me from the House that what does it stand for? ڈار صاحب۔

Mr. Chairman: Probably Dar *Sahib* and Mian Raza Rabbani *Sahib* must be knowing it. There is a query from the honourable member regarding CPPA.

سینیٹر نسرین جلیل: جناب والا! Central Power Purchasing Agency (CPPA) کے پاس revenues deposit ہوتے ہیں اور واپڈا نے بتایا کہ there are Rs. 92 billion which are owed to the WAPDA by the CPPA تو آپ مجھے بتائیں کہ صورت حال یہ ہے، ایک centralized mechanism ہونا چاہیے جس سے کم از کم ہمارے سامنے تمام کوائف آسکیں۔

جناب چیئرمین! ہمارے ممبران نے بہت enthusiastically کام کیا لیکن جہاں حاجی عدیل ہوں تو پھر آپ کو پتا ہے کہ discussion لمبی ہوتی چلی جاتی ہے but I am grateful to him, he was able to help the Committee in going over the decisions that we had taken which were against the interest of the people, دو تین ایسی proposals تھیں جن پر حاجی صاحب نے ہمیں اس بات پر مائل کیا کہ ہم ان کو unanimously pass کریں۔ محترمہ نزہت صادق صاحبہ ہیں، Raja Zafar-ul-Haq *Sahib*, you have been a very loyal worker of PML (N). He always stood up for the party point of view. میں سینیٹر صغریٰ امام اور سینیٹر عثمان سیف اللہ صاحب کی بھی شکر گزار ہوں کیونکہ ان دونوں نے بہت ماہرانہ طریقے سے ہمیں راہ دکھائی۔ میرے خیال میں انہیں finance کے معاملات پر مکمل عبور حاصل ہے۔ اسی طرح طلحہ محمود صاحب، الیاس بلور صاحب، ہمایوں صاحب، ان سب لوگوں نے اچھی کارکردگی دکھائی۔ آپ کو پتا ہے کہ طاہر مشہدی اور سردار فتح محمد حسنی صاحب صوبوں کے حوالے سے کتنے vocal ہیں۔ انہوں نے ہماری کمیٹی میں بہت شور وہنگامہ کروایا لیکن بہر صورت ہم کامیاب ہوئے۔

جناب چیئرمین! اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ ہمیں جو وقت دیا گیا تھا وہ بہت کم ہے۔ اس کے لیے ہمارے پاس کم از کم ایک مہینہ پہلے budget proposals آجانی چاہییں

تا کہ ہم اطمینان کے ساتھ انہیں discuss کرسکیں۔ میں ان تمام departments کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گی جن کے officers کمیٹی میں آئے اور انہوں نے patiently ہم سے بات کی، ہماری باتوں کو توجہ سے سنا۔ اسی طرح Standing Committee کا staff خاص طور پر Secretary Committee Farhana *Sahiba*, جناب محمد حسن صاحب ایڈیشنل سیکرٹری اور ان کے دیگر معاونین، میں ان سب کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں، سب نے بہت محنت کی۔ اسحاق ڈار صاحب سے میں امید کرتی ہوں کہ یہ recommendations پچھلی recommendations کی طرح ردی کی ٹوکری میں نہ جائیں کیونکہ ہم نے بہت محنت کی ہے بلکہ in fact some of the Committee members feel کہ بجٹ منظور کرنے میں سینیٹ کا کردار ضرور ہونا چاہیے

for which I suppose we will have to bring the Constitutional amendment.

جناب چیئرمین! آپ نے ایک مسئلہ میرے پاس بجھوایا تھا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے پڑھ دوں۔

جناب چیئرمین: جی، ضرور پڑھ دیں۔

Senator Nasreen Jalil: Report of the Senate Standing Committee on Finance, Revenue and Planning and Development and Economic Affairs, Statistics and Privatization. In the sitting of Senate held on 15th June, 2013, Senator Mian Raza Rabbani moved a Privilege Motion against the FBR for notifying the implementation of increase in GST before its approval by the Parliament.

After hearing the discussion from both sides of the House, the Chairman Senate referred the issue to the Senate Standing Committee on Finance, Revenue and Planning and Development and Economic Affairs, Statistics and Privatization to look into the

matter of validity of the imposition of increase in GST before approval of the Parliament.

جناب چیئرمین، یہ آپ نے ہمارے پاس بھیجا تو میں نے یہ سوچا کہ ہم کسی legal expert کی مدد لے لیں کیونکہ اس روز رضا ربانی صاحب اسلام آباد میں موجود نہیں تھے۔ مظفر حسین شاہ صاحب شاید ابھی موجود نہیں ہیں لیکن میں اپنے یونیورسٹی کے دنوں سے ان کو جانتی ہوں۔ وہ میرے اچھے دوست ہیں۔ میں نے ان کو بتایا کہ آپ Amicus Curiae جیسے Court کے friends ہوتے ہیں ویسے ہی آپ ہماری کمیٹی کے دوست بن کے آکر ہمیں guide کریں۔

جناب چیئرمین، like a true politician وہ بڑے منجھے ہوئے politician ہیں اور میں نے realize نہیں کیا کہ وہ تو اب Treasury Benches میں ہیں، تو انہوں نے ہمیں ٹال دیا اور کہا کہ یہ validation کا question ہے اور اس پر بہت غور وخوض کرنے کی ضرورت ہے۔ بہرصورت پھر اس پر سینیٹ کمیٹی نے اپنی recommendations اس طرح سے draft کی ہیں، میں آپ کو بتاتی ہوں۔

The Committee discussed in detail the validity of the SRO and GST which can only be ascertained by considering whether the 1931 Act would be construed to be within the ambit of the 1973 Constitution. For that the Committee would need time to examine past records and practices.

مظفر حسین شاہ صاحب کو سننے کے بعد ہم نے یہ point lay down کیا حالانکہ Article 77 of the Constitution supercedes the 1931 Act جس کے تحت SRO کو نافذ کیا گیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہمیں خود پر اتنا confidence ہونا چاہیے تھا کہ ہم اس بات کو سامنے لے کر آتے۔ بہرصورت

Third point is, but considering the fact that the use of SRO for levying GST lies with the Ministry of Finance, and the Finance Minister has withdrawn the levy of 2% GST on unregistered

distributors of fuel. Similarly, the Committee recommends that SRO for levying increased GST from 16% to 17% should also be withdrawn till the Money Bill is passed by the National Assembly. The people of Pakistan will appreciate the gesture.

ڈار صاحب! اب تو آپ کو کرنا ہی پڑے گا۔

No. 5, Senator Mrs. Nuzhat Sadiq registered her dissent on the said recommendations. Thank you very much, Mr. Chairman. I am really grateful to everybody who helped.

Mr. Chairman: Thank you, now I put the recommendations before the House. It has been moved that the recommendations on the Finance Bill 2013 containing the Annual Budget Statement as reported by the Committee be adopted.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The recommendations are adopted unanimously.

سعید غنی صاحب آپ جو بات کرنا چاہتے ہیں ، اس پر Standing Committee on Finance کی رپورٹ بھی آگئی ہے اور انہوں نے recommend کیا ہے GST is not legally a valid thing. Supreme Court has also given a verdict today. In fact, Senate is a recommendatory body on Finance Bills. So, all those recommendations which have been adopted by this House will be sent to the National Assembly. آپ اب کیا بات کرنا چاہتے ہیں؟

سینیٹر سعید غنی: میری بات کچھ اور ہے۔ جناب، یہ تو آپ کی بات ٹھیک ہے کہ سپریم کورٹ نے آج ایک short order جاری کر دیا ہے کہ بارہ جون سے جو GST لاگو کیا گیا تھا وہ غیرقانونی تھا لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بارہ جون سے لے کر آج تک صرف پٹرولیم مصنوعات پر ہی

نہیں بلکہ ہر اس چیز پر جو پاکستانی کہیں سے خرید تا ہے اس پر ان لوگوں سے extra GST لیا گیا ہے۔ اب وہ جو اربوں روپے حکومت نے لے لیے ہیں جن کے بارے میں سپریم کورٹ نے تو کہا ہے کہ خزانے میں جمع کردو، خزانے میں تو وہ چلے گئے ہیں لیکن جن لوگوں کی جیبوں سے نکلے ہیں ان کو وہ واپس کس طرح ہوں گے۔ اور اگر نہیں ہوں گے تو اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہو گی اور کیا اس شخص کو کوئی سزا بھی ملے گی اور اس سے کوئی پوچھ گچھ بھی ہو گی؟

جناب چیئرمین: شکریہ، جی رضا ربانی صاحب۔

Senator Mian Raza Rabbani: You had kept my Privilege Motion pending against the FBR. Now in the light of the Supreme Court decision my Privilege Motion stands and therefore, it may be referred to the Standing Committee.

جناب چیئرمین: جی ڈار صاحب۔

Winding up Speech of the Finance Minister

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین، سب سے پہلے تو میں سینیٹ میں دونوں جانب بیٹھے ہوئے اپنے ساتھیوں کا انتہائی مشکور ہوں اور بالخصوص ہماری فنانس کمیٹی کے ممبران اور چیئرپرسن کا جنھوں نے دن رات محنت کرکے بڑی ہی قلیل مدت میں اس کام کو کیا ہے۔ سب کو پتا ہے جو اس میں constraints تھیں، وہ سب کے لیے تھیں۔ اس حوالے سے سب ساتھیوں نے بڑی محنت کی اور ان کی recommendations پیش ہو گئیں۔ میں ان سب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں پوری کوشش کروں گا کہ جو چیزیں ہو سکتی ہیں وہ انشاء اللہ ہوجائیں۔ ویسے نیشنل اسمبلی میں تو میرا ووٹ بھی نہیں ہے، ووٹ تو ادھر ہی ہے and I am the only spectator there and moving the items but obviously I do not have the right to vote. جیسے وہ لوگ یہاں ووٹ نہیں دے سکتے۔

چند چیزوں پر میں کچھ گزارشات کرنا چاہوں گا۔ میرا خیال ہے ہمیں اس بات کو ضرور سامنے رکھنا چاہیے کہ ایک سیاست کا وقت ہوتا ہے اور ایک سیاست کے بعد کام کا وقت ہوتا ہے۔ میں یہ بالکل

نہیں سمجھتا کہ یہ بجٹ صرف ہمارا بجٹ ہے بلکہ یہ سب کا بجٹ ہے۔ الیکشن ہو چکے اور عوام نے mandate دے دیا۔ اب ہمیں مل کر اس ملک کو چلانا ہے۔ یہ بات کسی کو بتانے یا سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے، خاص طور پر اس ہاؤس میں یا نیشنل اسمبلی میں کہ اس وقت state of economy کیا ہے۔ یہ اب ہم پر منحصر ہے، یہ کہنا بڑا آسان ہوتا ہے کہ یہاں بھی یہ چھوڑ دو، وہاں بھی وہ چھوڑ دو۔ After all انکم ہو گی تو خرچے ہوں گے۔ انکم ہو گی تو انکم سپورٹ فنڈ چالیس سے پچھتر ارب بڑھے گا، انکم ہو گی تو آپ کا PSDP تین سو ساٹھ سے پانچ سو چالیس ارب پر جائے گا۔ پیسے ہمیں کسی نے باہر سے زکوٰۃ یا بھیک میں نہیں دینے۔ ہمیں اپنے ہی اندر taxes collection کے ذریعے revenues generate کرنے ہیں۔ اگر خدا نخواستہ یہ نہ کیا تو صوبوں پر بھی اس کا اثر سامنے ہے۔

جناب والا! آپ کے سامنے ہے کہ current year میں بد قسمتی سے 2381 ارب کا ہدف رکھا گیا تھا لیکن بڑی مشکل سے 2007 ارب کی FBR بات کر رہا ہے۔ یہ بھی ہو جائے تو مجھے بڑا اطمینان ہو گا لیکن وہاں قریباً 374 ارب کا gap ہے جسے fill کرنے کے لیے fiscal deficit یعنی ایک طرف آمدنی میں کمی اور دوسری طرف ہمارے اخراجات میں قریباً چار سو ارب کا اضافہ ہو گیا ہے جو ہم نے بجٹ کیا تھا۔ That shows the discipline this country is following. ہمیشہ کی طرح I do not want to enter into any blame game but in spite of this let us collectively decide کہ ہم نے ملک کس طرف لے کر جانا ہے۔ کیا ہم نے اس کو ٹھیک کرنا ہے؟ اگر ٹھیک کرنا ہے تو it is not easy, اور اس کو ٹھیک کرنے کے لیے ہمیں painful decisions لینے پڑیں گے، and structural reforms کرنی پڑیں گی، ہمیں stabilization measures لینے پڑیں گے اور دو تین سال کی محنت کے بعد ہم اس ملک کو صحیح direction پر ڈال سکتے ہیں۔ میں سب ساتھیوں سے گزارش کروں گا اور میں نے کمیٹی میں بھی یہی عرض کیا کہ آپ کہتے ہیں کہ اس ایک پرسنٹ کو کم کر دیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مجھے کہیں سے پچاس ارب کا revenue لادیں یا کہہ دیں کہ جی PSDP کو ختم کر دیں یا کہہ دیں کہ انکم سپورٹ فنڈ کو پچھتر سے پچیس کر دیں۔ بات یہ ہے کہ ہمیں realistic and pragmatic ہونا پڑے گا۔ اگر ہم نے صرف عام سیاست کرنی ہے تو یہ عام سیاست کا وقت نہیں ہے۔ اگر ہم مل کر

collectively کوشش کریں گے تو مجھے یقین کامل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم دو تین سال میں ملکی معیشت کا قبلہ درست کرسکتے ہیں۔

اس حوالے سے میں چند چیزیں clear کرنا چاہتا ہوں جو سفارشات میں بھی ہیں مثلاً انکم سپورٹ فنڈ کے حوالے سے بہت بات ہوئی کہ جی انکم سپورٹ فنڈ یا پروگرام کا نام کیوں بدلا گیا۔ میں نے نام نہیں بدلا بلکہ بے نظیر انکم سپورٹ فنڈ ادھر ہی ہے۔ اس کا scope بڑھایا گیا ہے اور اس میں چھ پروگرام اور ڈال دیے گیے ہیں۔ بے نظیر صاحبہ کا پروگرام جاری رہے گا جس میں چالیس ارب تھے۔ اب یہاں قریباً چھ اور پروگرام ہیں مثلاً یوتھ کے لیے، سمال بزنس کے لیے، وہ لوگ جن کی فیس کا میں ابھی ذکر کروں گا، بلوچستان کے لیے، فاٹا کے لیے، interior Sindh کے لیے اور جنوبی پنجاب کے لیے حکومت pick کرتی ہے۔اس طرح کے پروگرام جو nationwide programs ہیں ان میں اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ شروعات ہیں۔اب ایک پروگرام کی بجائے چھ پروگراموں کی ایک umbrella ہوگی تو اس لیے انکم سپورٹ پروگرام کا نام لیا گیا otherwise یہ misunderstanding ہوتی کہ شاید یہ سارے پیسے cash distribution میں جائیں گے۔

میں نے cash distribution کے حوالے سے بھی عرض کیا تھا، جن ساتھیوں نے میری تقریر تفصیل سے پڑھی ہے کہ 20% اضافہ کیا جارہا ہے یعنی BISP کے اندر جو ماہانہ ایک ہزار روپے تھا اس میں 20% اضافہ کرکے 1200 روپے کردیا ہے۔ جناب چیئرمین! میں ایک تو یہ clarify کرنا چاہتا تھا۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر بڑی بات ہوئی کہ اس حکومت نے minimum wage کا کچھ نہیں کیا۔ رضا ربانی صاحب champion ہیں اور میرے بھائی ہیں، مجھے ان کا بہت احترام ہے، انہیں یاد ہوگا کہ 18 ویں ترمیم میں Labour devolve ہوچکی ہے۔ Now how could the Federation direct and guide them کہ وہ کیا کررہے ہیں؟ ہمارے لیے یہ بہتر تھا کہ ہم watch کرتے کہ جناب! صوبے کیا کرتے ہیں جن کے پاس bulk of labour ہے اور ہم نے labour کے لیے جو مختلف actions لیے ہیں میں اس کی تفصیل میں نہیں جاتا، وہ آپ کے بجٹ میں موجود ہے۔ روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے آپ نے پہلے اپنی economy کو ٹھیک کرنا

ہے۔ آپ نے growth کو 7% eventually پر لے جانا ہے۔ آپ نے پرائیویٹ سیکٹر کو encourage کرنا ہے۔ آپ نے ملک میں PSDP کی مد میں 540 billion کی investment کرنی ہے، اس میں foreign labour آکر تو کام نہیں کرے گی، اس میں آپ کی اپنی labour کو روزگار کے مواقع مہیا ہوں گے۔ جتنی بھی آپ کی PSDP کی سکیمیں ہیں جب آپ ان سے go through ہوں گے وہ ساری labour oriented schemes ہیں۔ جہاں ایک طرف آپ کا development کی طرف سفر شروع ہوگا، دوسری طرف روزگار کے مزید مواقع مہیا ہوں گے۔ آپ کا ترقیاتی بجٹ جو 360 ارب سے بڑھا کر 540 ارب روپے کر دیا ہے وہ انشاء اللہ پارلیمنٹ پاس کرے گی۔

جناب چیئرمین! آپ نے دیکھا ہے کہ چاروں صوبوں کے بجٹ آچکے ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ ان کی synchronization نہ ہو، ایک unity ہونی چاہیے اور ایک message جانا چاہیے کیونکہ یہ ایک ملک ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ ہم X کہہ دیتے، صوبے Y کہہ دیتے اور ایک صوبہ Z کہہ دیتا۔ پچھلی وفاقی حکومت کی minimum wage Rs. 8000/- تھی لیکن دو صوبے اس کو دس ہزار رپے تک لے گئے ہیں اور ایک یا دو صوبوں نے اسے نو ہزار کیا تھا، they had trespassed the 8000/- limit. I didn't want to repeat that mistake. اس لیے ہم نے کہا کہ اگر 18 ویں ترمیم کے تحت Labour devolve ہو چکی ہے so, we must respect the autonomy of the provinces, they are the labour opportunities provider, they are the engines of growth. اب انہوں نے چونکہ بجٹ declare کر دیا ہے تو وفاقی علاقوں کے اوپر بھی ایک minimum wage کی announcement ضروری ہے۔ جناب! میں اس ایوان کے توسط سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ وفاقی حکومت اس minimum wage کو 8000/- سے increase کرکے 10,000/- کا اعلان کرتی ہے۔

(اس موقع پر اراکین نے ڈیسک بجائے)

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: اسی طرح جناب والا! ایک tax anomaly میں نے بھی دیکھی ہے اور آپ نے بھی دیکھی ہے۔ میں مشکور ہوں کچھ دوستوں کا کہ میں یہاں نہیں تھا لیکن مجھے ان کی

وساطت سے ایک ایک چیز کی رپورٹ ملتی رہی۔ مجھے نیشنل اسمبلی، سینیٹ کی فنانس کمیٹی اور جو دوسری national engagements ہوتی ہیں ان میں بھی جانا ہوتا ہے۔ میں ہر جگہ پر obviously at a time نہیں جا سکتا۔ جناب! similar time ہوتے ہیں لیکن I use to get everyday who said what in a written report and what are the proposals. میں کچھ چیزیں سامنے رکھ کر کچھ چیزوں کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ہم نے ان پر فیصلے کیے ہیں۔

جناب چیئرمین! حکومت کا prerogative ہوتا ہے کہ winding up speech جو میں آج انشاء اللہ نیشنل اسمبلی میں afternoon میں کروں گا اس میں آپ کی طرف سے دی گئی changes, اور نئی proposals پر بات کروں جن پر وہ عمل درآمد کر سکتی ہے۔ ایک major anomaly جو salaried class کے لیے سامنے آئی ہے، کچھ ساتھیوں نے بھی point out کی اور وہ press میں چھپی۔ میں نے، ان کی guidance کے حوالے سے، ان slabs کو دوبارہ rationalize کیا ہے اور ان slabs کے نتیجے میں 25 لاکھ تک اگر کسی شخص کی تنخواہ ہے تو اس پر کوئی additional burden نہیں ہوگا۔ میں آج نیشنل اسمبلی میں اپنی winding up speech میں اس کی amendment پیش کر رہا ہوں۔ مجھے اس کے لیے ایک دن کا نوٹس دینا ہے۔ جہاں ایک اچھی چیز ہے اسے ہمیں کرنا ہے۔ آپ میری راہنمائی کریں، صرف اب نہیں آئندہ بھی، اگر ہم collectively نہیں چلیں گے اور collectively کوشش نہیں کریں گے تو کیسے کامیابی ہو گی، چھوڑیں blame game کو کس نے کیا کیا، مشرف نے کیا بیڑا غرق کیا ہے اور پچھلے پانچ سال میں کیا ہوا، اس کو چھوڑ دیں۔ Let us start to make a new beginning, let’s try to work in unison and let’s take the country out of this economic mess. میں نہیں کہہ رہا، یہ ساری دنیا آپ کے سامنے ہے۔ اگر آج آپ 1425 ہزار ارب روپے کے قرضوں پر کھڑے ہیں as compared to 3000 billion when the dictator took over and when there was a transition to democracy in 2008, it was less than 6000 billion اور آج ہم 1425 ہزار ارب روپے پر کھڑے ہیں۔ I don’t want to enter into any blame game but let’s realize کہ یہ قرضے کیسے pay ہونے

ہیں۔ اس کے اوپر جو ایک ہزار ارب روپے سے زیادہ منافع یا سود جسے mark up کہتے ہیں وہ کہاں سے آنا ہے۔ ہمیں مل کر کام کرنا چاہیے۔ آپ مجھے guide کریں۔ میں آپ سب ساتھیوں کو مشاورت میں شامل کرنا چاہتا ہوں تا کہ ہم اس ملک کو دو تین سالوں میں ٹھیک کرلیں۔ اب الیکشن بھی ہو چکا ہے۔ اب اگلے سال کوئی الیکشن تو نہیں ہونے جا رہے ہیں۔ Let us sit together, آخری سال پھر الیکشن کے لیے جو بھی کرنا ہے کرلیں لیکن اب اس ملک کو ٹھیک کرلیں۔ اس کی economy کو ٹھیک کر لیں۔ اس کو آپ آگے لے جائیں، پھر اللہ مالک ہے، سیاست بھی ہوتی رہے گی۔ آج کی جو situation international reports کے مطابق ہے وہ بڑی bleak ہے۔ ہم نے اس direction کو تبدیل کرنے کے لیے سخت فیصلے کیے ہیں اور اللہ کے فضل سے مجھے نہ ان پر کوئی معذرت ہے اور نہ ہی میں نے بابوؤں کا بجٹ لیا ہے۔ مجھے بابوؤں کا بجٹ definitely پسند نہیں ہے۔ میں آپ کو آج بتا دیتا ہوں۔ مجھے جو بجٹ oath لینے کے بعد 7 جون کی رات کو دیا گیا، اس میں bureaucracy آپ کو 425 ارب روپے سے زیادہ ترقیاتی بجٹ دینے کے لیے تیار نہیں تھی لیکن میں نے اس کو overrule کیا۔ میں نے کہا کہ یہ 540 ارب روپے کا ہو گا تب پاکستان میں روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔ ہمیں یہ کرنا ہے۔ وہ کہتے تھے کہ پیسے کہاں ہیں؟ میں نے کہا کہ ہم نے 200 ارب کے taxes collect کرنے ہیں اور اس کے لیے ہمیں ملک میں ہونے والی پونے تین سو ارب کی چوری روکنی ہے۔ It is a tall order as some members said لیکن اس tall order کو صرف میں نے اکیلے نہیں، ہم سب نے مل کر انشاء اللہ achieve کرنا ہے۔ اللہ کرے 200 billion اور آئیں۔ اگلے سال ہم بانٹتے نظر آئیں اور 200 billion مزید ترقیاتی پروگرام پر خرچ ہو رہے ہوں۔ آپ کی GDP growth ہو، آپ کے دوسرے economic indicators ٹھیک ہوں تو انشاء اللہ ساری دنیا آپ کے لیے کھل جائے گی۔

جناب! میں عرض کر رہا تھا salary کے بارے میں it was a good guidance from the members, I have then calculated myself, ظاہر ہے کہ ہم ہر چیز macro میں تو نہیں کرتے، یہ policy makers بابوؤں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کی detail بنائیں۔ میں نے خود ان کے ساتھ بیٹھ کر ایک ایک slab work out کیا اور یہ ensure کیا

کہ graph ایسے نہیں ہوں، graph ایسے ہوں کہ ان پر جو کم ہے وہ کم دے اور جو زیادہ ہے وہ زیادہ دے and we have made sure کہ 25 لاکھ تک کی salary پر بالکل negative impact نہ ہو۔

You will find the amendment to this effect and that will be '*Insha Allah*' mobilized.

اسی طرح جناب چیئرمین! فاٹا کی بات ہو رہی ہے، فاٹا کس کو عزیز نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم فاٹا کے لیے جو کچھ بھی کر سکتے ہیں، کریں۔ کچھ ساتھیوں نے کہا کہ وہاں پر ماربل export کرنے کا بہت potential ہے۔ میں نے ایک منٹ بھی نہیں لیا۔ میں نے چیئرمین FBR سے کہا کہ ان کے ساتھ بیٹھیں۔ میں نیشنل اسمبلی میں فاٹا کے ممبران کی بات کر رہا ہوں۔ یہاں پر جو میرے بھائی فاٹا سے تعلق رکھتے ہیں مجھے بہت عزیز ہیں، اسی طرح عزیز ہیں جیسے کسی صوبے کا کوئی شہری ہو۔ اسی طرح ہمیں کوشش کرنی ہے کہ ہم ہر جگہ پر ایک balanced کام کریں اور وہ balanced کام کرنے کے لیے آپ کی مکمل راہنمائی کی ضرورت ہے۔ یہ بجٹ تو ہو گیا ہے لیکن سارا سال ہم نے سوئے رہنا ہے۔ جہاں بھی بہتری ہو سکتی ہے وہ ہم نے لانی ہے اور قانون اور آئین کے دائرے میں رہ کر بہتری لائی جا سکتی ہے۔ یہ نہیں ہے کہ آپ نے بادشاہ کے طرز پر چل کر بہتری لانی ہے۔ قانون و آئین کے دائرے میں رہ کر وہ بہتری لائی جا سکتی ہے اور لانی چاہیے۔

ابھی ذکر GST 16% سے 17% کا ہوا، اس پر سپریم کورٹ کیا کرتی ہے، obviously, we all respect the judgement of the Supreme Court but I reiterate again کہ یہ قانونی قدم تھا۔ میں بڑے ادب سے کہتا ہوں کہ آپ کو پتا ہے میری میاں رضا ربانی صاحب سے affectionate relationship ہے۔ مجھے ان کے اپنے ساتھیوں سے طعنے سننے پڑے لیکن مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جب یہ کہتے ہیں کہ ہم Privilege Motion لائیں گے تو میں تو ان کے خلاف پانچ سالوں کی Privilege Motion لا سکتا ہوں۔ یہی بات پانچ سالوں کے بجٹ میں ہوئی۔ جناب! بات یہ ہے کہ میں نے score settle نہیں کرنے۔ Let's see کہ کیا یہ کام پاکستان کی تاریخ میں consistently ہو رہا ہے، کیا یہی کام UK میں آج ہو رہا ہے، کیا یہی کام

Ireland میں آج ہو رہا ہے، وہ پاگل دنیا نہیں ہے۔ اگر دکاندار کو آپ effective from 1st July سے کریں گے۔۔۔ جب آپ duty raise کرتے ہیں، جب آپ کسی کا ٹیکس increase کرتے ہیں تو most of the countries including the developed countries like UK, Ireland and so many others دکاندار اگلے دن سے وہ لینا شروع کر دیتے ہیں۔ The choice is between کہ یہ پیسے خزانے میں آجائیں، آپ اس کو immediate نافذ کر دیں till the passage of the Budget on the 1st of July یا آپ چاہیں گے کہ دکاندار اپنا profit کمائے اور آپ کو 16% دیں وہ 17% اگلے دن سے لے لیں۔ This is the distinction. میں نے اس کے باوجود یہاں پر بھی عرض کیا تھا اور میں نے نیشنل اسمبلی میں بھی عرض کیا تھا۔ میں نے کہا I am open فیصلے آپ نے کرنے ہیں۔ آپ consciously فیصلہ کریں، اس کو دیکھ لیں، ساری dimensions دیکھ لیں۔ دنیا میں کیا ہو رہا ہے، دیکھ لیں۔ We will delete Section 3 of the Provincial Collection of Taxes Act 1931. اس میں کیا ہے، وہ کوئی آسمانی صحیفہ ہے لیکن یہ کہنا ہے کہ یہ colonial tax ہے اور اس کو دیکھا تک نہیں ہے۔ No, this is wrong, first of all, this has been adopted and given a cover under Article 268 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, 1973. So, we all respect the Constitution. اس قانون کو بھٹو صاحب نے cover دیا تھا۔ This law is as valid as the other colonial laws جو ملک میں اس وقت تک نافذ ہیں۔ کیا ایک ہی قانون کو آپ نے پکڑنا ہے؟ آپ نے populace طریقے کے اوپر چلنا ہے تو ٹھیک ہے، پھر ملک کا اسی طرح بیڑا غرق ہو گا جیسے ہو چکا ہے۔
I am not going to follow anything which is not in the interest of the country. ہاں! پھر یہ responsibility ان پر ہو گی جو فیصلہ کریں گے we will respect the decision. We will respect and we will implement the decision لیکن تاریخ اس کا ذمہ دار مجھے نہیں ٹھہرائے گی، ہماری حکومت کو نہیں ٹھہرائے گی، ان کو ٹھہرائے جنہوں نے یہ کام کیا ہے۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں نے آپ کے ساتھ بیٹھ کر فیصلہ کرنا ہے اور آپ میرے ساتھی ہیں، آپ بجٹ کے فوراً بعد بیٹھیں، تمام پارلیمانی پارٹیاں بیٹھیں، قانون سامنے

رکھیں، آئین سامنے رکھیں، بھٹو صاحب نے اس کو cover دیا تھا under Article 268, if I am not mistaken رضا صاحب بیٹھے ہیں۔

جناب چیئرمین: وہ 269 ہے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: وہی میں عرض کر رہا ہوں، وہ دیکھ لیں اور اس کے بعد جناب چیئرمین! آپ نے اس میں ترمیم کی، یہ بھی نہیں کہ ہم سوئے رہے اور اس کی کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی، شاید وہ قانون shelf میں پڑا رہا، ہم نے کبھی دیکھا نہیں، ایسی بات نہیں ہے۔ جناب! اس میں ترامیم آئیں، Sales Tax کی ترمیم ہوئی، بعد میں اس میں excise کو ڈالا گیا، originally it was customs duty. بات یہ ہے کہ اگر فیصلے ہم نے کرنے ہیں، جیسے میں نے secret fund کے لیے کسی اور کو فیصلہ نہیں کرنے دیا، میں نے خود June 11th کی رات کو فیصلہ کیا کہ یہ secret fund 34 اداروں میں ختم ہو گا، ہمیں یہاں پر فیصلے کرنے ہیں، اس ہاؤس میں اور نیشنل اسمبلی میں کرنے ہیں and you are my colleagues. میں آپ کے بغیر انشاء اللہ کوئی فیصلہ نہیں کروں گا۔

جناب! میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اپنی ذمہ داری کو نبھایا ہے اور میں نے اگلے سال کا انتظار نہیں کیا۔ میں نے June 7th کو oath لیا ہے اور میں نے June 11th کی رات کو 12 بجے سے پہلے AGPR کو directive issue کیا کہ آپ secret fund کے head of account کو ابھی freeze کریں۔ صبح سے جتنے پیسے جس جس منسٹری کے ہیں ان کو consolidated fund کے account میں جمع کرنے کے لیے سٹیٹ بنک کو واپس کریں اور میرے آنے سے پہلے جو آپ نے اگلے سال کی Penguin allocation میں چھاپی ہے that stands cancelled. It will not be available except the two intelligence agencies. ساری دنیا میں intelligence agencies ملکی مفاد میں کام کرتی ہیں ان کو اجازت ہوتی ہے۔ Originally بھی یہی concept تھا. but gradually, it was 16 ministries and 18 other institutes. جناب! ہمیں اپنے فیصلے کرنے ہیں، آپ میرے ساتھ بیٹھیں اور جو بھی judgement ہے وہ دیکھ لیں گے، وہ اٹارنی جنرل بھیج دے گا اور اس پر عمل درآمد ہو جائے گا لیکن judgement دیکھنے کے باوجود فیصلہ آپ نے کرنا ہے، unless they strike the *'qanoon'* تو پھر اور بات ہے کہ

ہمارا کام آسان ہو جائے گا- اگر قانون strike نہیں ہوتا تو پھر ہم نے بیٹھ کر آئندہ کے لیے فیصلہ کرنا ہے کہ ہماری حکومتوں نے، پیپلز پارٹی کی اور ڈکٹیٹرز کی حکومتوں نے بھی ہمیشہ اس کو نافذ کیا- میں نے جیسے clarify کیا کہ Pakistan is not only country but many countries in the world and wisdom lies there کہ بجائے اس ٹیکس کو دکاندار، تاجر اور بڑے بڑے سرمایہ دار pocket کریں، اگلے دن سے خزانے میں یہ پیسے آنے چاہییں- گاہک لوگ بیچارے معصوم ہوتے ہیں- ان سب چیزوں کے لیے میں آپ کے ساتھ بیٹھنے کے لیے تیار ہوں جب بھی پارلیمانی leaders اور دوسرے صاحبان فیصلہ کریں، بیٹھیں and let's take a decision and bring an amendment اگر آج کے فیصلے میں یہ نہیں بھی ہوتا let's take a decision and proceed forward.

جناب! جو بات IMF کے حوالے سے کی جا رہی ہے، بہت ساری تقریروں میں بات ہوئی، میں بڑے ادب سے گزارش کروں گا کہ وہ ممالک جن کے (Special Drawings Rights (SDR) جتنے ہوتے ہیں اگر وہ سو فیصد تک اپنے اس SDR کے مقابلے میں loan لیتا ہے it is for every country and we are member of IMF میرے حساب سے کوئی ادارہ ہم پر احسان نہیں کرتا، اگر ہم قرض لیتے ہیں لیکن آپ اپنے SDR rights جو share capital کے حساب سے calculate ہوتا ہے، اس سے زیادہ لیں تو جب تک آپ سو فیصد کے نزدیک نہ پہنچیں، اس کے لیے ایک monitoring ہوتی ہے، یہ صرف ہماری نہیں ہوتی، ساری دنیا کی ہوتی ہے، it is called Post Program Monitoring (PPM), Article 4 consultation اس کے لیے IMF کے لوگ پیپلز پارٹی کی حکومت میں بھی جنوری میں آئے اور وہ ہر چھ مہینوں کے بعد آتے ہیں، اس کے بعد وہ رپورٹ اپنے ادارے کو پیش کرتے ہیں اور وہ report international level پر جاتی ہے جس سے آپ کے ملک کی perception بنتی ہے کہ where do you stand, after all beggars are not the choosers اگر ہم نے قرضہ لیا ہے اور سو کی بجائے دو سو فیصد پچھلی حکومت نے لے لیا ہے، لے لیا ہے، چلو ہو گیا ہے، I don't want to enter into a blame game لیکن I have to now deliver for loans, receive and spent as Finance Minister I have to make arrangement now. ایک تو وہ PPM کے لیے یہاں ہیں،

پبلک انفارمیشن ہے، I am engaged, I am explaining کہ بھئی ہم کدھر جا رہے ہیں، کیا direction ہے، اس کو کیسے ٹھیک کریں گے I am concerned about and they were very concerned about the economy, they gave a very negative statement in January 2013. First of all میں نے کہا کہ جی میں دبئی، ابوظہبی میں بیٹھ کر مذاکرات کروں گا، میں پاکستان میں PPM کرواؤں گا، میں پاکستان میں بیٹھ کر یہ کام کیوں کروں گا۔ وہ پاکستان آئے ہیں۔ خدا کے فضل سے اسلام آباد اتنی security provide کر سکتا ہے، ہم مقروض ہیں، ہم سے قرض لینے والے جو review کے لیے آنے ہیں وہ سو دفعہ آئیں، ہمارے لیے ایک تو یہ مسئلہ ہے۔

جناب! دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے جو اتنا upfront loaded 8.5 billion dollars لے لیا، اب اس کی قسطیں آنے والی ہیں, actually 7.4 please guide me, ہم print کر نہیں سکتے، دنیا کے مالی اداروں نے آپ کے اوپر negative stamp لگائی ہوئی ہے کہ آپ اپنی economy کو ٹھیک کرنے کے لیے serious نہیں ہیں۔ مگر اب ہم نے اپنی economy کو ٹھیک کیا ہے۔

جناب! میں یہاں پر آپ کو ایک مثال quote کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے ایک young بچہ ملا، اس کا میڈیا سے تعلق تھا، یہ کل پرسوں کی بات ہے، اس نے مجھے کہا کہ آپ کو کیا پریشانی ہے، اگر آپ نیا قرضہ لیں گے تو آپ نے اپنے لیے تو نہیں لینا، اس نے کہا ترس نہیں قرض، اپنے لیے نہیں دوسرے کے قرض اتارنے کے لیے۔ مجھے تو کسی اور کے قرض اتارنے کے لیے کوئی نیا پروگرام ملے گا لیکن پاکستان کے مفاد میں ہو،
I am known that I have never taken dictated conditions. I will only accept what is in the interest of Pakistan. It is number one. I will ensure it is transparent. I will ensure that is shared with this Upper august House as well as the National Assembly of Pakistan

جناب! مشاہد صاحب کو یاد ہو گا کہ IMF کا معاہدہ بڑے lock and key میں رکھا جاتا تھا۔ 1st January 1999 سے پہلے تو کسی منسٹر کو بھی اس کے متعلق معلوم نہیں ہوتا تھا ماسوائے فنانس

منسٹر اور وزیر اعظم کے۔ I was the one who decided when for the first time in November, 1998 I became the Finance Minister, I decided to put it on the website. Since then nobody could dare to take it out of the website. آج آپ website پر جائیں، آپ کو اپنا معاہدہ ملے گا what are the conditions, what are your obligations میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز پارلیمنٹ کا یہ استحقاق ہے کہ ہم ان سے چیزیں نہ چھپائیں، یہ قوم اور عوام کا استحقاق ہے، ہم ان کے سامنے شفاف طریقے سے چیزیں رکھیں۔ میں نے جیسے پہلے عرض کیا کہ اگر یہ قرض لیا، یہ میں نے اپنے لیے نہیں لینا، اگلے ایک مالی سال میں 3 million dollars payable ہیں، یہ وہ پیسے ہیں جو پچھلے پانچ سال میں لے کر خرچ کر چکے ہیں۔ They are no longer seen in the reserves, reserves have come down before the new Government came in لیکن مجھے اس چکر میں بیٹھ کر حساب کتاب نہیں کرنا، کیوں ہوئے، کیسے ہوئے، مجھے اس قرضے کی قسطوں کا پاکستان کی عزت کو بچانے کی خاطر arrangement کرنا ہے۔ انشاء اللہ on our terms اس میں آپ کو assure کرتا ہوں

in line with my track record, I will never accept anything/condition which is not in the interest of the people of Pakistan.

جناب چیئرمین! جو educational institutions ہیں، بہت سے ساتھیوں نے فرمایا کہ جو بجٹ میں ان کے متعلق دیا گیا ہے اس کو آپ review کریں۔ یہ 75% rebate ملتا تھا، جو ٹیکس بل بنتا تھا teachers and researchers کا اس میں آپ کے ساتھ frankly بات کرتا ہوں جیسے میں نے کہا کہ میں آپ کے سامنے کھلی چیز رکھوں گا اس کو کافی حد تک abuse بھی کیا جا رہا ہے۔ یعنی اس میں جو qualify کرتے تھے other than those who are actually coming in that category and claiming بہر حال میں نے اپنے سارے ساتھیوں کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے اور fiscal space کو دیکھتے ہوئے جو 75% rebate تھا جسے zero کیا گیا تھا، اس کے لیے میں دوبارہ حکومت کی طرف سے 40% rebate کا اعلان کرتا ہوں اور اس کے بارے میں بھی amendment move کی جا رہی ہے۔

دوسرے non-profit educational institutions تھے ان کی tax break ختم کی گئی تھی، میں سمجھتا ہوں کہ education کی promotion کے لیے I am again thankful for the guidance اور اس کو ہم نے دوبارہ

normal one time certification from the Income Tax Commissioner to confirm that they do not engage in any profit activity, they will remain exempted and they will not be paying any tax.

تیسری بات یہ ہے کہ Haj Operators کے بارے میں بہت بڑی misunderstanding تھی، میں نے اس کو clarify کرنے کی کوشش کی ہے، ایسا لگا کہ جیسے حاجیوں کے اوپر ٹیکس لگ گیا ہے، اس ہاؤس اور نیشنل اسمبلی میں تقریریں بھی اسی قسم کی ہوئیں، اور بہت سے ہمارے ساتھی جو ماشاءاللہ well read ہوتے ہیں ان کو بھی کچھ confusion تھی۔ جناب والا! حاجیوں کے اوپر کوئی ٹیکس نہیں ہے، یہ operators پر ہے who are providing the service وہ package دیتے ہیں کہ business class کا چھ لاکھ ہے، first class کا آٹھ لاکھ ہے۔ میں نے یہ package نہیں دیا، پچھلی حکومت نے ان operators کے اوپر لگایا تھا، وہ لگتا تو Income tax ہے ان کی income پر لیکن انہوں نے پچھلی حکومت کے ساتھ یہ طے کیا کہ ہم سے general account نہ مانگیں لیکن فی حاجی ہم سے لے لیں۔ مطلب ہے کہ that should be the barometer of a simple taxation on them تو انہوں نے ان کے ساتھ ایک amount طے کی وہ غالباً فی حاجی پچیس سو روپے تھی، یہ حاجی پر نہیں ہے، یہ اس کی آمدنی سے ہے جو چھ لاکھ یا آٹھ لاکھ کا package بیچتا ہے، اس کی چالیس، پچاس لاکھ آمدنی ہو گی اس کو ساڑھے تین ہزار کیا گیا ہے۔ So, I want to re-assure the honourable members کہ حاجیوں کے اوپر کوئی ٹیکس نہیں بڑھا، حج آپریٹرز کا income tax ہے the income they are earning from this activity. ایک اور جو آئٹم تھا اس پر میرے ساتھیوں نے خصوصاً کمیٹی میں میری توجہ اس طرف دلائی کہ حکومت جو پہلے فیس لیتی تھی، for Masters, Ph.Ds, FATA and Balochistan میں تو ان کی تجویز یہ تھی تمام اندرون سندھ اور جنوبی پنجاب کے تین ڈویژن، ڈی جی خان، بہاولپور اور ملتان کو بھی شامل کریں اور ساتھ ساتھ خیبر پختونخوا کو بھی شامل کریں۔ ہاں یہ بڑی اچھی

تجویز ہے اور میں اس کا خیر مقدم کرتا ہوں اور اس حوالے سے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ Kohistan, D. I. Khan and Malakand will be included from KPK in line with Punjab. FATA already شامل ہے اور اس کو continue کیا ہے۔

میری بہن نسرین نے، before I come to the last point, فرمایا کہ بجٹ کو عوام کی relief کے لیے ہونا چاہیے اور یہ بڑا ہی overambitious target ہے اور امیروں کے tax net کو بڑھانا چاہیے تھا۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا جناب چیئرمین! I wish that the business should be as usual. پاکستان میں جو state of economy ہے یا جو militancy کی state ہے یا جو آپ کے ملک میں energy situation ہے، they all are abnormal. They all are in extraordinary condition. ان سب چیزوں کو ٹھیک کرنا، میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کا فرض ہے۔ میں نے جیسے کہا کہ election process ہو گیا، عوام نے جو بھی فیصلہ دیا، وہ دے دیا، اب let us move forward, let us put before us these three issues and challenges as priority challenges of Pakistan اور ہم یعنی Parliament collectively حکومت کو guide کرے کہ ہم کس طرف ان چیزوں کو لے کر آگے چلیں۔ میں نے اس کی شروعات کر دی ہیں۔ میں نے صرف تین سال کا بجٹ ہی نہیں دیا بلکہ میں نے تین سال کا medium term macroeconomic framework دے دیا ہے۔ اگر ہم سب مل کر کام کریں گے تو کامیابی ہو گی۔ یہ بالکل بجا فرما رہی ہیں کہ tax net بڑھائیں۔ میرے خیال میں انہوں نے غور نہیں کیا کہ میری تقریر میں ہے کہ اس سال ہمارا ہدف 500000 new assessees add کرنا ہے اور وہ ہم صرف IT connectivity سے کر سکیں گے جناب چیئرمین۔ وہ اتنی آسانی سے نہیں ہو گا لیکن ہمیں اس پر محنت کرنی پڑے گی۔ آپ کا جو 275 ارب کا ایک بہت بڑا revenue ہے جس کے بارے میں دوسرے ایوان میں کہا گیا کہ یہ بہت ambitious ہے، یہ کیسے کریں گے۔ Choice کیا ہو گی۔ اگر ان کے کہنے پر میں بھی easy لوں، میں اس میں سے 200 ارب کاٹ دوں تو ٹھیک ہے آپ 200 ارب کاٹ دیں۔ 150 ارب کاٹ دیں PSDP سے، 50 ارب کاٹ دیں Income Support Programme سے جس میں BISP بھی ہے۔ نہیں وہ نہیں کرنا چاہیے۔ Let us be bold. Let us take an initiative. اس میں

گنجائش ہے، اس میں اتنی leakage ہے، اتنی چوری ہے اور جیسا کہ انہوں نے کہا ہے کہ tax net کو بڑھانا چاہیے تو that is definitely part of our plan.

میری بہن نسرین نے یہ بھی فرمایا ہے کہ discretionary spendings کو ختم کریں۔ ہم نے discretionary spendings ختم کیں اور پاکستان کی تاریخ میں سب سے پہلے وزراء کا discretionary fund ختم کیا۔ VVIP گاڑیوں پر ban لگایا ہماری حکومت نے 1997-99 میں لیکن اس ban کو ایک dictator نے relax کیا اور VVIP گاڑیاں منگوانے کی اجازت دی۔ ہم نے اس کو دوبارہ enforce کر دیا۔

PWP جو ایک مکمل طور پر صوابدیدی پروگرام تھا، فرق یہ ہے کہ جب آپ کی PSDP میں allocation ہے، that is subjected to a process. آپ اس میں اپنی مرضی سے فیصلہ نہیں کر سکتے کہ جی بس میں نے کہہ دیا تو یہ ہو گیا۔ وہ ایسا ہی ایک پروگرام تھا اور اس میں 22 ارب رکھا تھا، اس میں 47 ارب کی releases ہوئیں اور شکر ہے کہ 42 ارب خرچ ہوئے اور باقیوں کو ہم نے آتے ہی stop کیا اور کہا کہ ایک پیسا بھی اور اس میں خرچ نہ کرو۔ ہم نے اس 42 ارب کو zero کیا لیکن یہ جو block allocation کی بات فرما رہی ہیں اس میں ہمیں صرف یہ مد نظر رکھنا چاہیے کہ projects کی feasibility چار دن میں نہیں بن سکتی تھی۔ یہ جو آپ کی energy کے بڑے projects ہیں جیسے دیامیر بھاشا وغیرہ ہیں، یہ ایک block ہے لیکن it will be subjected to the routine process. It will go to APCC, it will pass through the test of ECNEC, it will go to the normal competent authority. اس میں سارا spadework ہو گا not that کہ چونکہ وزیر اعظم نے یہ announce کر دیا ہے تو وہ ہو گیا ہے۔ اس پر سارا process مکمل ہو گا۔ اسی لیے یہ ایک block allocation ہے but it is part of your development budget and that will be spent in a transparent manner. I hope, I have not missed any of our points, لیکن یہ جو power purchasing کی بات کر رہی تھیں، بجلی کے حوالے سے غالباً یہ بات کر رہی تھیں۔ آپ کوئی محکمہ اٹھا کر دیکھ لیں۔ ہر ایک میں dilution ہے۔ آپ خود چیئرمین ہیں۔ آپ نے پہلے بھی مختلف عہدوں پر کام کیا ہے۔ Unfortunately, ہمارا یہ ایک المیہ ہے کہ میں نے جو

1999 میں چھوڑا تھا وہ 2008 میں تھا، یعنی .quality of work جو 2008 میں چھوڑی تھی وہ آج نہیں ہے۔ اب تو serious implications ہیں ان چیزوں کی۔ So, we will have to invest on human capital, we have to train them, we have to make sure but I think اگر ہماری نیت اچھی ہے تو ہم انشاء اللہ ایسے abuses کو ختم کریں گے۔

آخر میں جناب والا! مختلف سپیکر جو میرے ساتھی تھے، معزز اراکین نے دونوں ایوانوں میں اور کمیٹی میں بھی کہا کہ stationery items کیونکہ وہ بچوں کے سکول کی ہیں اور اسی طرح جو bicycles ہیں جو غریب آدمی استعمال کرتا ہے تو ان کو جو exempt کیا گیا تھا، اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس پر جو input tax ہے وہ واپس نہیں ملتا۔ جب input tax واپس نہیں ملتا اور آپ نے sales پر tax لگانا نہیں ہے تو اس کی cost بڑھ جاتی ہے۔ Zero rating کا مطلب ہے کہ جو input taxes ہوتے ہیں وہ اگر واپس مل جاتے ہیں تو اس طرح cost کم رہتی ہے۔ لہٰذا ہماری حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم zero rating دوبارہ کریں گے تاکہ دونوں چیزوں کی قیمتیں دوبارہ اسی سطح پر آجائیں جو پہلے تھیں۔ بہت بہت شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: کیا مجھے اجازت ہوگی کچھ عرض کرنے کی۔ ڈار صاحب! گزارش یہ ہے کہ you have referred to adoption of laws and you have referred to the Constitution of 1973. یہاں آپ نے کہا کہ بھٹو صاحب نے بھی اس کو adopt کیا۔ I stand corrected that it is Article 268. اگر آپ Article 268 کو دیکھ لیں، it is a matter of interpretation, Supreme Court نے بھی کی ہے but certainly, this is the domain of our Parliament also. So, I will refer to Article 268, اگر آپ اس کو دیکھ لیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی بالکل۔ وہ validity ہے، آپ نے یحییٰ خان کے مارشل لاء کو Article 269 میں indemnify کیا ہوا ہے۔

"Except as provided by this Article, all existing laws shall, subject to the Constitution." So, all those laws which were in existence prior to 1973 Constitution, they would continue subject to this Constitution and if you read Article 77".

یہ بڑا clearly کہتا ہے کہ صرف پارلیمنٹ tax لگا سکتی ہے، ایک بات تو یہ ہو گئی۔ دوسری بات آپ نے کہا کہ اس پر ہمیں کچھ recourse کرنا چاہیے ہم کس طرح adopt کریں، immediately ہم کیسے recovery کریں۔ I will refer here to a Law of England ان کے پاس بھی یہ provision موجود ہے۔ انگلینڈ میں بھی یہ provision موجود ہے it is provisional collection of Tax Act 1968. اس میں یہ ہے کہ there has to be a resolution from the House of Commons and then they can have a provisional collection of tax. So certainly there is a need for an amendment and how would you follow that, that has to be examined and that is to be examined by the legislators. It is not the courts which have to decide it. یہ آپ نے فیصلہ کرنا ہے، کیسے facilitate کرنا ہے، کیسے نظام کو چلانا ہے، کیسے tax recover کرنا ہے اور جن apprehensions کے بارے میں آپ نے کہا کہ ہم اگر بڑھائیں گے تو بیچنے والے یا businessman کی جیب میں جائے گا، حکومت کو نہیں ملے گا، common آدمی affect ہوگا۔ اس کے لیے جو قانون United Kingdom میں ہے کہ they should be if at all کہ حکومت چاہتی ہے ہم tax collect کریں اور immediately وہ enhance ہو جائے تو قومی اسمبلی میں یہ there should be a resolution before the Houses. resolution آجاتی اور وہ اگر پاس کر دیتے تو it was good enough لیکن certainly میاں صاحب کا جو privilege motion ہے it is the interpretation of law. یہ misconception جو رہا، جو officials میں رہا یا previously Governments بھی یہ Finance Bill declaration میں لاتی رہیں، اصل بات تو قانون کو interpret کرنے کی تھی کہ آیا 1931 کا قانون آئین سے متصادم تو نہیں ہے and this issue was never raised earlier, this is the first time it was raised over here and it was

raised before the courts also. ابھی court نے بھی اپنی judgement دے دی ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ privilege motion ابھی میاں صاحب کا in writing بھی نہیں آیا، I would like to have it examined that and even I will have a discussion with the Leader of the House and we have to thoroughly examine کہ اگر interpretation of law کی بنیاد پر، whether there can be a privilege motion or not or by design the people of FBR, they have been اس طرح حکمرانوں کو وزراء کو غلط بیانی کرتے رہے یا ان کو law misunderstand کرواتے رہے that has to be examined. You give in writing and then we will examine that Mian *sahib*. جی ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب والا! I am grateful کہ آپ نے جو Act of 1968 of UK کا حوالہ دیا ہے۔ Obviously they have revised this law but if you read the Act of 1931, اس میں جو requirement ہے وہ یہ ہے کہ declaration is to be given and singed as part of the Finance Bill. ہم آگے جائیں گے، 1968 کے Act سے بھی آگے جائیں گے، میں تو کہتا ہوں کہ delete ہی کر دیں، اگر آپ کہیں گے تو delete کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: ڈار صاحب، that is a controversy. میں نے تو Article 268 پڑھا ہے، subject to the Constitution.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: وہ ٹھیک ہے، میں صرف clarify کر رہا ہوں کہ جو system مختلف حکومتوں نے اپنایا ہے اس system کو اس وجہ سے اپنایا ہے کہ 1931 کے Act میں انہوں نے، 268 میں ان کا پرانا وہی ہوگا، انہوں نے 268 کو دوبارہ up date کر لیا اور اس پر کہا کہ resolution بھی ہونی چاہیے، انہوں نے 268 میں revise کر لیا، ہمارا قانون کہتا ہے کہ آپ provisional tax levy کر سکتے ہیں، جب آپ ہاؤس میں فنانس بل پیش کرتے ہیں۔ یہ میں 1931 کے ایکٹ کی بات کر رہا ہوں لیکن اس میں یہ ہے کہ a declaration to that effect has to

be the part of the Finance Bill. آپ Section 3 پڑھ لیں تو آپ کو سارا نظر آئے گا۔ So for that Section 3 of the 1931 Act has been acted upon آپ اس کو دیکھنے لگے ہیں؟

جناب چیئرمین: میں آرٹیکل 77 کو دیکھنا چاہتا ہوں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: نہیں وہ ٹھیک ہے، وہ ٹھیک ہے، میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ consistent ایک practice کو follow کیا گیا ہے۔ I like that if we add this resolution تو resolution بھی ہو سکتی ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ delete بھی ہو سکتی ہے۔ Let us end this controversy کہ آئندہ جب ڈیوٹی بڑھائی جائے گی تو وہ لگے گی یکم جولائی سے that is the simplest. پھر نہ interpretation کی ضرورت ہوگی نہ کسی amendment کی ضرورت ہوگی۔ We can agree, if we agree کہ ہم section 3 کو ہی delete کر دیں، تو ہم اس کو بھی delete کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: چلیں جب سپریم کورٹ کا فیصلہ آجائے گا تو وہ پڑھ لیں گے۔ جی رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب والا! پہلی بات تو یہ ہے کہ میں writing میں ابھی دے دیتا ہوں

that is not the issue but the issue is that of a question of interpretation of law. I had very clearly stated that the privilege of the House of Parliament has been breached because of Article 77 and today the Supreme Court has upheld that position that we had taken that day and therefore automatically it should be referred to the standing committee but if you want to look at it further, that is your prerogative.

جناب چیئرمین: میاں صاحب آپ in the meantime دے دیں، probably Leader of the House صاحب نے مجھے convey کیا ہے کہ

after *Juma* prayers we will be having session.

سینیٹر میاں رضا ربانی: میں ابھی دے دیتا ہوں۔ I have it in writing. دوسری بات یہ ہے کہ یہ نہایت عجیب سی بات ہے کہ کچھ دن پہلے جب حکومتی Opposition Benches میں تھیں تو اس وقت

there was a great regard and there was a great esteem and all judgements of the superior courts were placed on an ivory tower but right now the outburst that we have seen from the Treasury Benches on the question of the judgement of the Supreme Court is a marked difference.

میں صرف اتنی بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: نہیں، آپ سارے Treasury Benches کو club تو نہ کریں۔ جی راجہ ظفر الحق صاحب۔

Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Mr. Chairman, right from the beginning we have said that whatever decision the Supreme Court takes, we will act upon that and we are bound by the Constitution.

یہ کسی پر احسان نہیں ہے۔ یہ ordinary law نہیں ہے، basic law of the land ہے۔ ہمارے رویے میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔ میں سعید غنی صاحب کے بارے میں کہہ رہا تھا کہ آج تو خوش ہیں کہ سپریم کورٹ نے فیصلہ دے دیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی عبدالنبی بنگش صاحب۔

سینیٹر عبدالنبی بنگش: شکریہ جناب۔ میں ڈار صاحب کی توجہ چاہوں گا وہ پرسوں میری تقریر کے دوران نہیں تھے۔ جناب والا! یہ بات میں نے اس وقت آپ کے سامنے point out کی تھی کہ GST %1 جو آپ نے فنانس کمیٹی کو refer کیا تھا انہوں نے unanimously reject کیا ہے، اب judgement بھی آگئی ہے، اب آپ کی ruling ہمیں چاہیے کہ how they will recover this money جو کہ عوام کی جیبوں سے چلی گئی ہے۔

نمبر ۲ یہ ہے کہ فنانس کمیٹی میں 113 recommendations ہوئی ہیں جس میں 87 unanimously ہوئی ہیں، ڈار صاحب جا رہے ہیں میں ان کو سنانا چاہ رہا تھا .he was there پختونخوا اور فاٹا کا tax exemption دوبارہ بحال کرنا بھی ان unanimous recommendations میں ہے۔ ابھی یہ یہاں پر بات کرتے ہوئے احسان جتانے لگے کہ تین صوبوں کو ایک package دیا گیا تاکہ ان علاقوں میں، جہاں زیادہ غربت ہے وہاں تعلیم کو مفت کیا جائے۔ خیبر پختونخوا ان کے سر کے اوپر سے گزر گیا، کیوں کہ وہاں پر ماشاء اللہ سب ٹھیک ہے اور آج انہوں نے شامل کیا ہے۔ میں یہ جاننے سے قاصر ہوں کہ unanimous recommendations ہوئی ہیں، یہ اس میٹنگ میں موجود تھے کہ فاٹا اور پختونخوا کو، نہ صرف تیرہ اضلاع کو بلکہ مزید اضلاع کو بھی اس net میں شامل کیا جائے اور taxation exemption دے دینی چاہیے۔ اگر یہ اسی طرح avoid کریں گے تو یہ ہم سے اور کم از کم پختون ممبران سے، فاٹا کے ممبران سے کسی بھلائی کی توقع نہ رکھیں۔ اگر ہمارے جائز مطالبات بھی نہیں مانتے۔

جناب چیئرمین: آپ کی recommendations نیشنل اسمبلی نے consider کرنی ہے اور وہ نیشنل اسمبلی کی domain ہے۔ ہمارے ہاؤس نے جو recommendations دینی تھیں وہ دے دی ہیں۔ شکریہ، جی رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب والا! آپ کے توسط سے میں پھر Leader of the House سے گزارش کروں گا کیونکہ آج غالباً وقفے کے بعد دوسری sitting کے بعد prorogue ہو جائے گا۔ لہٰذا میری ان سے پھر گزارش ہے کہ second sitting میں یہ Advisor

on Foreign Affairs کو لے کر آئیں، وہ آکر بات کریں۔ جناب چیئرمین! بہت سے issues raise ہو رہے ہیں۔ کل Foreign Office نے کہا کہ ہم نے facilitate کیا دوحہ میں دفتر کھولنے کے لیے۔ آج Foreign Office کی یہ clarification لگی ہوئی ہے کہ ہم نے facilitate نہیں کیا دفتر کھولنے کے لیے لیکن ہم نے بات چیت میں مدد کی ہے۔ اب وہ کون سے ادارے تھے جنہوں نے بات چیت میں مدد کی، کم از کم یہ یہاں آکر بتا دیں۔

دوسری بات ایک بڑا serious issue ہے کہ سینیٹر کیری is not coming اور جو کچھ اطلاعات ملی ہیں وہ بھی آکر clear کریں، کچھ اطلاعات ایسی ملی ہیں کہ سینیٹر کیری جو ہندوستان تک آ رہے ہیں وہ پاکستان اس لیے نہیں آ رہے کیونکہ

there is a protocol question involved. He is saying that since there is no Foreign Minister in Pakistan, I can not hold a joint press conference with an advisor. Similarly, I believe there are a lot of dignitaries who were coming in the month of June and July, who have cancelled their visits on this very reason. So the advisor should come in this House and should inform us that what is the exact position?

جناب چیئرمین: شکریہ، جی شاہی سید صاحب۔

سینیٹر شاہی سید: سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شاہی سید صاحب، کیا آپ بجٹ پر تقریر کرنا چاہتے ہیں یا point of order پر۔

سینیٹر شاہی سید: پوائنٹ آف آرڈر پر۔

جناب چیئرمین: حاجی صاحب، دیکھیں we have to do business also. اگر points of order پر ہاؤس چلانا ہے تو باقی معاملات کو wind up کر دیں۔ اگر آپ ضابطہ پڑھ لیں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: دوسروں کی باری میں ضابطہ نہیں ہوتا۔

Mr. Chairman: He is a Leader of the Opposition.

وہ اس حیثیت میں ہیں، پارلیمانی لیڈر کی وجہ سے ان کو floor نہیں دیا۔ جی شاہی سید صاحب آپ کے پارلیمانی لیڈر صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی حاجی عدیل صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جب اوروں کو آپ اجازت دیتے ہیں تو ہمیں کیوں نہیں دیتے۔

جناب چیئرمین: آپ کو اجازت دے تو رہے ہیں، بیک وقت تو میں سب کو اجازت نہیں دے سکتا۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: نہیں میں بات ہی نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین: جی شاہی سید صاحب۔

سینیٹر شاہی سید: شکریہ جناب چیئرمین! آج کے ایوان میں جو اسحاق ڈار صاحب کی باتیں سنیں اس سے بے حد خوشی ہوئی، کاش یہ پچھلے دور، مارچ سے پہلے ہوتے تو بہت اچھا ہوتا۔ ایک دوسری بات جو میری معلومات میں اضافہ ہوا کہ سیاست کا وقت الگ ہوتا ہے، کام کا وقت الگ ہوتا ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ عوام نے جو بھی فیصلہ دے دیا یہ ان کے الفاظ ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جس کے اوپر فیصلہ دینا تھا وہ دے دیا۔ آپ clear policy دیں کہ ڈرون کب گرائیں گے؟ نمبر ۲ بم دھماکے کون سی تاریخ سے بند ہوں گے وہ تاریخ بتائی جائے۔ موجودہ حکومت clear کرے، کوئٹہ دھماکے میں دکھ بھی ہوتا ہے، شرم بھی آتی ہے، افسوس بھی ہوتی ہے جہاں بچیوں کو قتل کیا جارہا ہے، دھماکے ہوں، جہاں پر ہسپتالوں میں بے بس مریضوں کو بموں سے اڑایا جائے، مردان میں دھماکہ کر کے اور وہ بھی جنازے میں اور اس پر اس وقت تو آپ خاموش تھے لیکن اب واضح طور پر بتائیں کہ کیا ہوا تھا؟ ان دو واقعات پر آپ اپنی clear policy دیں۔ وزیر صاحب نے فرمایا کہ میں بابو بجٹ نہیں دوں گا۔ بابو بجٹ اور کیا ہوتا ہے؟ میں پٹرول کی مثال دوں گا، پٹرول سے مہنگائی کا واسطہ بھی ہے اور امیر و غریب کا بھی ہے، یہاں پر ایک تاثر دیا جاتا ہے کہ پاکستان کے سارے petrol pumps کو sales tax میں register کیا

جائے۔ بابا، آپ توان کو پہلے ہی چور سمجھتے ہیں۔ وہ جب companies سے ڈیزل اور پٹرول لیتے ہیں، سب سے پہلے اوگرا ان کے لیے جب نرخ مقرر کرتا ہے کہ آپ نے اس میں sales tax plus آپ کی commission پر income tax یعنی ڈپو سے مال نکلنے سے پہلے ہی آپ اس سے sales and income tax لے لیتے ہیں تو اس کے بعد---

جناب چیئر مین: شاہی سید صاحب، point of order پر اتنی لمبی تقریر نہیں ہوتی۔ یا تو آپ budget speech کر لیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

سینیٹر شاہی سید: دو منٹ دے دیں۔

Mr. Chairman: I will treat this as your budget speech. If you consume this much time

اگر instantly کوئی issue ہے تو point of order پر سن لیتے ہیں۔ آپ بجٹ تقریر کر لیں I will treat this as budget speech.

سینیٹر شاہی سید: آپ کو issues سنانے کا کیا فائدہ ہے؟ کراچی کا جو مسئلہ ہے، ابھی کراچی کی بات ہوئی، لوگوں کو اٹھا کر لے جا رہے ہیں، ان کو بولتا کہ ایجنسیاں---

جناب چیئر مین: آپ بجٹ تقریر میں ہر بات کر سکتے ہیں۔ کراچی سے لے کر خیبر تک کی ہر بات کر سکتے ہیں، آپ اس میں کر لیں۔

سینیٹر شاہی سید: اب کراچی پر آجاؤ۔ کراچی میں لوگوں کو اغوا کر کے لے جا رہے ہیں، ان کو بولتا ہے کہ ایجنسی ہمارے لیے کام کرے لہذا ان حالات میں کیا ہو گا؟ السلام علیکم۔

جناب چیئر مین: شکریہ۔ مشاہد حسین سید صاحب۔

Senator Mushahid Hussain Syed: Thank you very much sir. Just a very brief point of order. A reference has already been made and I don't want to bother the Leader of the House too

much but a commitment was made and I hope that Mr. Sartaj Aziz will clarify but this is an important issue of the national interest. We can't have today in Pakistan at the very crucial moment in regional and Pakistan's own history a part time Foreign Minister because that will undermine the credibility, the image and the interest of Pakistan. The honourable Raza Rabbani *sahib* has already pointed out the problem of Karry's visit. There are a lot of issues of clarifications. There is already a huge thing in the plate of the Prime Minister and having all these things, Defence Ministry, Foreign Ministry in one hand, I think it will lead to bad governance and also I would like to say that yesterday the Interior Minister made a very strong statement. I think it is a good thing he has talked about a Task Force for missing persons, a commission is there and he talked about Task Force also for counter terrorism and NACTA. I would propose and perhaps we can have a resolution in the House the revival of the Parliamentary Committee on National Security of which Senator Raza Rabbani who has been a very effective head and I was one of its members along Senator Ishaq Dar and others. Because in this context we have to have comprehensive security policy let us talk of a comprehensive approach of security and I think the way forward is to revive the Parliamentary Committee on National Security so that what the government is doing and what the parliament is doing would be in place. Thank you very much.

Mr. Chairman: It is a request to the honourable members that I can't run the House without the cooperation of the members. When things are settled, there is a zero hour for point of orders.

آپ یا تو اس پر عمل کریں۔ House business چل رہا ہے، بجٹ پر تقاریر ہو رہی ہیں، instantly
you ask questions, if you have got concerns, calling attention notice
and certainly if you want a reply proceedings سے دو گھنٹے پہلے بھی دیا جا سکتا ہے
from the government, let us adopt a procedure for that. Instantly if
you raise a question and you expect from the Leader of the House
or from the Treasury benches that they would respond immediately.
جب provisions موجود ہیں let us adopt the procedure for that. اگر اس طرح سارا
business, I can't run the House. House point of order پر چلانا ہے تو پھر باقی
میری آپ سے request ہے کہ برائے مہربانی جو rules میں provided ہے کہ last half an
hour for points of order آپ اس پر آجائیں لیکن میں proceedings شروع کرتا ہوں تو
there is a request, there is a demand کہ جی point of order ہے تو راجہ صاحب I
can't run the House like this. There must be some consensus
amongst the parliamentary leaders. They must sit together, they
must take a decision for that. جس کو وقت نہیں ملتا he gets annoyed for
that. اس لیے I would request to the parliamentary leaders of the parties
کہ اس پر کوئی consensus develop کر لیں اور کچھ طے کر لیں کہ how we have to run
this House. Thank you. مولانا عبدالغفور حیدری صاحب۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: الحمد للہ رب العالمین۔ والصلاۃ و والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین محمد و علی آل و صاحبہ اجمعین۔ عما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَـهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى۔ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا۔ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى۔

شکریہ جناب چیئرمین! آپ نے مجھے بھی 2013-14 کے بجٹ پر اظہار خیال کا موقع فراہم فرمایا ہے۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ دیر آید، درست آید۔ میں یہ چاہ رہا تھا کہ جناب اسحاق ڈار صاحب کی

موجودگی میں چند گزارشات ان کی خدمت میں رکھتا مگر وہ اپنی تقریر جھاڑ کر تشریف لے گئے۔ جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ اس بجٹ میں بہت سی چیزیں اچھی بھی ہیں اور جہاں اچھائی ہو، اس کی تعریف اور تائید بھی ہونی چاہیے۔ جہاں قباحتیں، کمزوریاں اور خرابیاں ہوں، ان کی نشاندہی بھی ہونی چاہیے۔ مثلاً اس بجٹ میں تعلیم یافتہ نوجوانوں کی تربیت اور دوران تربیت ان کے لیے دس ہزار روپے کا وظیفہ مقرر کیا گیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہتر فیصلہ ہے۔ وزارتوں میں تخفیف کی گئی ہے، اگر مقصد اخراجات میں کمی ہے تو یہ بھی بہت اچھی بات ہے۔ وزارا‌ء کے لیے مخصوص گرانٹ کا خاتمہ کیا جانا بھی بہتر فیصلہ ہے۔ نئی گاڑیوں کی خریداری پر پابندی سے بھی حکومتی اخراجات میں کمی ہو گی، یہ بھی اچھی بات ہے۔ وزیر اعظم کے office کے اخراجات میں 45% کٹوتی کی گئی ہے، یہ بھی کسی حد تک قابل ستائش ہے۔ Pensioners کی pension میں ہلکا سا اضافہ کیا گیا ہے، یہ بھی مثبت قدم ہے لیکن جناب چیئرمین! اس کے ساتھ ساتھ سرکاری ملازمین، مزدور پیشہ افراد جو دفاتر اور صنعتوں میں کام کرتے ہیں، جو خون پسینہ ایک کر کے ملکی معیشت کو بہتر بنانے کے لیے کام کر رہے ہوتے ہیں، ایسا طبقہ کسی بھی ریاست کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، ان ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ نہ کر کے ایک بڑے طبقے کو مایوس کیا گیا ہے اور پھر ادھر اُدھر سے شور شرابہ، احتجاج اور مظاہرے ہوئے، بادل ناخواستہ ان کی تنخواہوں میں دس فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس رفتار سے مہنگائی بڑھ رہی ہے اور میری معلومات کے مطابق ایک سال میں 30فیصد مہنگائی بڑھی ہے تو اس نسبت سے یہ اضافہ بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔ میری گزارش ہو گی کہ ملازمین اور خاص طور پر چھوٹے ملازمین کی تنخواہوں میں کم از کم 30فیصد اضافہ ہونا چاہیے کیونکہ یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جو پورے system کو manage کر کے چلا رہے ہوتے ہیں، بڑے آفیسروں کے پاس تو بہت سے ذرائع ہوتے ہیں لیکن ایک چھوٹا کلرک اور ملازم افسران بالا کے دباؤ میں رہتے ہوئے مسلسل کام کر رہا ہوتا ہے، ان بیچاروں کی تنخواہوں میں اضافہ نہ کرنا بہت بڑی زیادتی ہے۔

جناب چیئرمین! subsidies میں کٹوتی کی گئی ہے۔ اس سے بڑا نقصان ہو گا اور خاص طور زراعت پیشہ افراد کو بہت نقصان ہو گا۔ بلوچستان کی پوری زراعت tube wells اور بجلی پر ہے، وہاں پر ایک ٹیوب ویل کا اوسطاً ماہانہ خرچ ایک لاکھ سے زیادہ ہوتا ہے۔ پہلے اس طرح ہوتا تھا کہ تھوڑا سا بل

زمیندار ادا کرتا تھا اور باقی پیسے میں مرکز اور صوبہ مل کر ان زمینداروں کے ساتھ تعاون کرتے تھے۔ میرے خیال میں اس کٹوتی سے خاص طور پر بلوچستان کے زمینداروں کو بڑا نقصان ہو گا، وہاں پر چھوٹی چھوٹی زمینداریاں ہیں، کسی کی چار ایکڑ ہے، کسی کی آٹھ ایکڑ ہے۔ اگر یہ رعایت ختم کر دی گئی تو پھر ان لوگوں کا زمیندارا بھی ختم ہو جائے گا۔ اس لیے میری گزارش ہو گی کہ -----

(اس موقع پر ایوان میں اذان جمعہ سنائی دی)

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! آپ تقریر جاری رکھنا چاہیں گے؟

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: میرے خیال میں نماز جمعہ کے بعد کر لوں کیونکہ جمعہ کی نماز میں تھوڑا وقت رہ گیا ہے اور جمعہ کی تیاری بھی کرنی ہو گی۔

جناب چیئرمین: آپ ساڑھے بارہ تک conclude کر لیں۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: جناب چیئرمین! وقت کم ہے۔

جناب چیئرمین: دس منٹ تو آپ پہلے بھی لے چکے ہیں، پندرہ منٹ اور بول لیں، ساڑھے بارہ تک مکمل کر لیں۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: پارلیمانی لیڈر اگر ایک گھنٹہ بھی بولے تو اس کو اجازت ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین: غالباً آپ Business Advisory Committee میں موجود نہیں تھے، Parliamentary Leaders کے لیے 20 منٹ رکھے گئے تھے۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: چلیں جو آپ عنایت فرمائیں۔ کسی اور موقع پر بات کر لیں گے۔ جناب چیئرمین! ان losses کو پورا کرنے کے لیے taxes کی بھرمار کر دی گئی، ہر چیز پر ٹیکس، ہر چیز پر ٹیکس، یہاں تک کہ حاجیوں پر بھی ٹیکس۔ میرے خیال میں مجھے تو غلط فہمی نہیں ہے لیکن شاید اسحاق ڈار کو کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے tour operator پر فی حاجی

5000روپے ٹیکس لگایا ہے۔ کیا tour operator اپنی جیب سے دے گا، اگر tour operator کے پاس سو حاجی ہیں تو یہ پانچ لاکھ روپے بن جائے گے۔ کیا tour operator یہ پانچ لاکھ روپے اپنی جیب سے دے گا یا حاجی صاحب سے لے گا۔ اس نے تو حاجی سے لینا ہے۔ اس لیے میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ یہ جو ٹیکس لگاتے ہیں شاید یہ اس بات کو نہیں سمجھتے۔ قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اس کا اثر بڑوں پر پڑتا ہے، کارخانوں پر، کپڑے پر، لوہے پر یا کسی چیز پر بھی ٹیکس لگتا ہے تو آخر میں اس کا اثر consumer پر ہوتا ہے لیکن یہ ہمیں یہی سمجھاتے ہیں کہ اس کا اثر سرمایہ دار، جاگیردار، صنعتکار اور ملز مالکان پر پڑتا ہے، اگر پہلے کپڑا سو روپے میٹر تھا تو وہ 110روپے کر لے گا،اس کو کیا پروہ، لوگ بے شک چیختے چلاتے رہیں کہ ٹیکس لگ گیا ہے۔ اس لیے میں ان کی تصحیح کے لیے ان کی خدمت میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ٹیکس براہ راست حاجی سے وصول کیا جائے گا، آپ نے tour operator پر لگا دیا اور وہ حاجی سے وصول کر لے گا۔

ٹیکسوں میں جو اضافہ گیا ہے اس کے بارے میں عرض ہے کہ جو مناسب ہو گا اس کی وصولی بھی آسان ہو گی، جب آپ زیادہ ٹیکس لگائیں گے تو ٹیکس چوری ہو گا۔ ٹیکس وصول کرنے والے300 سے400 ارب روپے چوری کرتے ہیں۔ بہرحال اس بجٹ کو قومی خواہشات کے مطابق بنانا ہو گا اور اگر اصلاح کی جاتی ہے تو میرے خیال میں یہ بہت اچھا بجٹ ہو سکتا ہے لیکن میری جماعت کی نظر میں یہ بجٹ اصلاح طلب ہے،اس کا اثر زیادہ تر غریبوں پر پڑ رہا ہے۔ تنخواہوں میں تھوڑا بہت اضافہ کیا گیا ہے لیکن ان ٹیکسوں کی وجہ سے مہنگائی کا طوفان اٹھے گا اور غریب کی طاقت بالکل جواب دے جائے گی۔ اس وقت بھی 35 سے 40فیصد پاکستانی غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں، ان کے پاس اگر ایک وقت کا کھانا ہے تو دوسرے وقت کا نہیں ہے۔روٹی ہے تو دال نہیں ہے، تو اس سے مہنگائی کا طوفان آئے گا۔ اس پر بہرحال سوچنے اور اصلاح کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! سب سے بنیادی بات یہ ہے کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے، ایک اسلامی ریاست ہے، اسلامی جمہوریہ پاکستان۔ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا۔ ہمارا ہر اقدام، ہر فیصلہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہونا چاہیے۔ 65 سال گزر گئے، ہم اپنے ملک سے سود کا خاتمہ نہیں کر سکے۔ جب تک ہماری معیشت سود سے وابستہ ہو گی، سودی نظام کے تحت ہو گی، یہ بہتر نہیں ہو سکتی۔ ابھی

آپ دیکھیں قرضے بھی آپ لے رہے ہیں اور ان قرضوں پر جو سود ادا کیا جاتا ہے، اس سے قرضے بے تحاشا بڑھ جاتے ہیں۔ پھر دوسری طرف آپ کے روپے کی قدر روز بروز کم ہوتی جارہی ہے۔ اگر آپ کے روپے میں پانچ فیصد کمی ہوتی ہے تو اس حساب سے پانچ فیصد آپ کا قرضہ بڑھتا ہے اور پانچ فیصد سود بھی۔ سود نے پوری معیشت کو تباہ و برباد کردیا ہے۔ اللہ رب العالمین کا ارشاد گرامی ہے (عربی) اللہ نے سود کو اپنے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگ قرار دیا ہے جبکہ ہم 65 سال سے مسلسل اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگ کررہے ہیں۔ ہم جب حکمرانوں کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور انہیں تجویز کرتے ہیں کہ سود کا متبادل نظام موجود ہے اور پوری دنیا میں آج کل بلاسود بینک کھل رہے ہیں، برطانیہ میں، دنیا کے کونے کونے میں، پاکستان میں لوگ تجربے کررہے ہیں اور بہت سارے بینک یہاں موجود ہیں، تو وہ مان بھی لیتے ہیں لیکن اس سے آگے پھر کوئی قدم نہیں بڑھاتے۔ یہاں سود کو معیشت سے نکالنے کا فیصلہ ہوا لیکن پھر اس فیصلے کے خلاف stay لے لیا گیا جو آج تک بدستور جاری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ضروری ہے کہ ہم سود کے متبادل اسلامی نظام معیشت کو اپنائیں۔ ہم اگر اس کو بطور معیشت اپنالیں تو بہت سارے مصائب سے اور پھر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضی سے بھی بچ سکتے ہیں۔ یہ میرا ایک نقطۂ نظر تھا جو میں نے بجٹ کے حوالے سے اور بالخصوص سودی معیشت کے حوالے سے پیش کیا۔

ہمارے ملک کی صورتحال اہم ہے، ہم ابھی الیکشن سے گزر کر آئے ہیں۔ جو الیکشن ہمارے ملک میں ہوئے، ان پر میں اپنے تحفظات کا اظہار نہیں کررہا بلکہ حکومت اور اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے لوگ بھی، سب ان انتخابات پر اپنے تحفظات کا اظہار کررہے ہیں۔ میں 1988 سے الیکشن میں حصہ لیتا رہا ہوں لیکن زندگی میں پہلی مرتبہ میں نے ایسا الیکشن دیکھا ہے۔ پہلے یہ کہا جاتا تھا کہ فلاں ایجنسیوں کا آدمی ہے، establishment کا آدمی ہے، فلاں پارٹی establishment کی پارٹی ہے تو establishment پیچھے ہوتی تھی جبکہ یہ لوگ آگے ہوتے تھے لیکن اب کی بار establishment کھل کر سامنے آگئی اور وہ خود الیکشن لڑی۔ ایف سی کے جوان امیدوار کے لیے ٹھپے مارتے ہوئے پکڑے گئے۔ پھر انہوں نے بڑا تقسیم کار کیا، میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا کہ انہوں نے کس کو کہاں کھپایا لیکن جناب! اس قسم کے انتخابات کے کیا نتائج ہوں گے؟ آج جیتنے والے ہارنے والوں سے زیادہ پریشان ہیں۔ ان کا ضمیر ان کو ملامت کررہا ہے کہ ہم جیتے نہیں ہیں، ہمیں جتوایا گیا ہے۔ گزشتہ پانچ سال ہم نے جعلی ڈگری کی باتیں

سنتے ہوئے گزارے، یہاں نعرے لگتے رہے، کورٹ میں جعلی ڈگریاں challenge ہوتی رہیں، اب کی بار ہم پانچ سال جعلی مینڈیٹ کی باتیں سن کر گزاریں گے۔

جنابِ عالی! وزیر داخلہ صاحب اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ بلوچستان میں سیکیورٹی اداروں میں coordination کا فقدان ہے، رابطے کا فقدان ہے، ان کا آپس میں رابطہ نہیں ہے یا ان میں ہم آہنگی نہیں ہے۔ بلوچستان کو درندوں کے حوالے کیا گیا ہے۔ وہ سلسلہ جو آج سے دس سال پہلے جاری تھا، وہ بدستور جاری ہے، مسخ شدہ لاشیں، بم دھماکے، آج بھی ان میں کوئی کمی نہیں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بلوچستان میں اب کے بار حقیقی قوم پرست آگئے ہیں، اب بلوچستان کے مسائل حل ہوں گے۔ بلوچستان کے مسائل حل ہوتے ہیں تو دلِ ماشاد، چشم ماروشن، بڑی خوشی ہوگی، اللہ کرے کہ ایسا ہو لیکن اس الیکشن سے اندازہ ہوتا ہے، کوئی مانے نہ مانے کہ establishment کتنی طاقتور ہے، جس طرح چاہے وہ کر سکتی ہے۔ عوامی مینڈیٹ اور رائے کا ان کے ہاں کوئی احترام نہیں ہے، جسے چاہے جہاں fit کرے اور جسے چاہے جہاں پھینک دے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکمرانوں کا، بےادبی معاف، show piece سے زیادہ کردار نہیں ہے۔ ابھی بھی آپ دیکھیں گے کہ فیصلے establishment کے ہوں گے، ان ہی پر ہم چلیں گے۔ منتخب اداروں اور جماعتوں کی پالیسیاں شاید نہ چلیں۔ وہ اپنے انتخابی منشور پر شاید نہ چل سکیں۔ پھر ایسے اداروں میں ہمارا بیٹھنا نہ ملک کے لیے فائدہ مند ہے اور نہ قوم کے لیے۔ بس بیٹھ کر تنخواہیں لیں، TA/DA لیں، اس سے آگے نہ آپ کی بات سنی جائے گی، نہ آپ کے منشور پر عمل ہوگا، نہ ان وعدوں پر کوئی پیش رفت ہوگی جو آپ نے قوم سے کیے ہیں۔

اس وقت پورا ملک تشویش میں مبتلا ہے کہ نئی قیادت آئی ہے، کیا ہمیں امن ملے گا؟ پوری قوم اس وقت پریشانی میں مبتلا ہے۔ بلوچستان میں تو ہم لاشیں اٹھا اٹھا کر تھک گئے۔ اس طرح ملک کیسے چلے گا؟ اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ آئین کے دائرے میں رہ کر ہر ادارہ اپنا فریضہ انجام دے تو یہ مشکلات پیش نہیں آئیں گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کو جن اداروں کے حوالے کیا گیا ہے اگر وہ ادارے اپنے اختیارات اور کردار سے باز آجائیں تو بلوچستان کا مسئلہ 80% حل ہو سکتا ہے۔ یہی خیبر پختونخوا اور پورے ملک کا حال ہے۔ اگر آئین کے دائرے میں رہ کر پارلیمنٹ اپنا فریضہ ادا کرے، حکومتیں اپنے فرائض سرانجام دیں، باہر سے کوئی مداخلت نہ ہو، establishment اپنا کام کرے تو معاملہ ٹھیک ہوگا ورنہ

ان اداروں میں بیٹھنے، ان اداروں میں تقریریں اور باتیں کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس لیے میں نئی حکومت سے بھی التجاء کروں گا کہ وہ اپنے وعدے بھی پورے کرے اور establishment سے بھی جان چھڑانے کی کوئی حکمتِ عملی بنائے کیونکہ ان کے فیصلے قومی مفاد میں نہیں ہوتے، ان کے فیصلے ان کے اپنے مفادات کے لیے ہوتے ہیں۔ انہیں قومی mandate کا احترام ہے اور نہ ہی انہیں قوم کی رائے کا کوئی احترام ہے۔

جناب چیئرمین! ہمارے ہاں جو الیکشن ہوئے، ان کے بارے میں، میں آپ کو بتاؤں کہ چودہ polling stations پر ووٹ ہی نہیں ڈالے جاسکے۔ 34 polling stations کا result ہی ہمیں نہیں دیا گیا، تین دنوں تک اس result کو روکا گیا اور اس کے بعد میرے مخالف کو اتنی lead دی گئی کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! آپ اپنی بات مکمل کر لیں۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: جناب چیئرمین! میں ایک سیکنڈ لوں گا۔ اسی طرح ہمارے ایک ضلع میں صرف تین polling stations پر الیکشن ہوئے اور 544 ووٹ لے کر ایک امیدوار جیت گیا۔ پہلے ہم سنتے تھے کہ فاٹا میں لوگوں کو اتنے تھوڑے ووٹ ملتے ہیں کیونکہ وہاں صرف ملک صاحبان ووٹ دیتے ہیں۔ اس آدمی کا notification ہوا اور اب وہ ڈپٹی سپیکر بن گیا ہے۔ ہمارے وزیراعلیٰ کے بارے میں بھی کہا جاتا ہے کہ ان کے بہت سارے polling stations کے results رکے ہوئے ہیں۔ اس طرح کا الیکشن، اس طرح کے نتائج، ان کے نتیجے میں بننے والی حکومتیں لوگوں کا اعتماد کیا بحال کریں گی۔ بہرحال جو الیکشن ہوا، ہمیں اس پر شدید تحفظات بھی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے نتیجے میں قائم ہونے والی حکومتیں شاید وہ موثر کردار ادا نہ کر سکیں جو عوامی رائے سے، عوامی mandate سے منتخب ہو کر آنے والی حکومتیں کر سکتی ہیں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. The proceedings of the House are suspended for Friday prayers and we will meet at 2:30 p.m.

[The House was then adjourned to meet again at 2:30 p.m. after Friday prayers]

(وقفے کے بعد اجلاس دو بج کر تینتیس منٹ پر جناب چیئرمین، سید نیر حسین بخاری کی زیر صدارت دوبارہ شروع ہوا)

Mr. Chairman: Further consideration for motion moved by Mr. Muhammad Ishaq Dar, Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization, on 12th June, 2013:-

"That the Senate may make recommendations to the National Assembly on the Finance Bill, 2013, containing the Annual Budget Statement, under Article 73 of the Constitution.".

I now give floor to Mr. Sardar Ali.

سینیٹر سردار علی خان: بسم الله الرحمن الرحیم۔ سبحان ربك رب العزت عما یصفون۔ وسلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین۔

Limitless His glories, the Sustainer of the lot of Almightiness, exalted above anything that we may devise by way of definition and Peace be on all His message bearers and prays be to Allah, Lord of the Worlds.

Mr. Chairman! First and foremost, I would like to bring to the notice of this House, one of the most damaging factor for the deteriorating condition of our economy i.e. population balloon. Pakistan has a population of 178 million. Pakistan ranks 6th among the world most populous countries and is a second largest Islamic nation. The country's population growth rate is just under 2% per annum. The contraceptive prevalence rate is stagnant at 30% for a number of years. 41% of the population is aged less than 15 years.

Pakistan remains largely a rural country, 68% of the population. Pakistan will become the fourth most populous country by the year 2050 while the rate of growth has come down since 1998 from 3.1 to 1.9. Today Pakistan's population growth rate is one of the most rapid in the world. Sixty million new jobs will be required by 2030.

Mr. Chairman! This is one of the basic problems that Pakistan is facing today and we have a population growth on one side and on the other, we do not have any plan that how we will deal with this situation when these people come out of the colleges, out of the schools, when they grow up what kind of atmosphere will they face when they do not have any job. The government has not come up with any comprehensive plan to deal with this problem.

Mr. Chairman! Another problem which requires the attention of the government and which I believe they have neglected is poverty linked with agriculture. There are two problems with the agriculture sector in Pakistan. Lack of modern practices to promote agriculture yields and our yields are one of the lowest in the world. Majority of our farmers lack investment capital as 94% of our farmers have 25 acres or less and then they do not even break even. There is however, no mention of any solution to this major problem.

Mr. Chairman! I believe the present government has, in fact, given a budget which I would say, I will not hold them responsible for having formed the government just a few days back, we do not expect that they would perform a miracle but, at least, there could have a realistic approach towards things and I wish that in the present situation, there is a feeling of despondency and disappointment in the country. There is a general impression that all

is not well. This is due to the present wave of terror in the country. However, I have my own views on this and I believe that the situation is not so grim, the situation is not so bad. I do not agree with this concept and I am of the opinion that given our limited resources we, as a nation, have been able to keep at bay our enemies.

Our western borders adjoining Afghanistan have been subjected to the worst form of terrorism, in the form of suicide bombings, target killings, kidnapping for ransom and drone attacks by our own allies. The area along the Durand line has been occupied by foreign elements armed with sophisticated arms and modern means of communications. This menace has spread to Balochistan and now Sindh has come under the spectrum of terrorism.

Mr. Chairman! I believe that all this is being done through a well planned scheme of things and as I earlier said, the most important point is that we define our problems. I feel and I put this question to the House, are we fighting an undeclared war on our western border against an undeclared enemy? Are we facing foreign states sponsored terrorism on Pakistani soil? Are our so called allies in war on terrorism are allies? Can the insurgency in Balochistan be blamed on foreign powers?

I, Mr. Chairman, say we are in a state of war. We are in a state of intensity of war both on the external and internal fronts. I am in no doubt that the war has been continuing for about a decade now. I am in no doubt that all segments of Pakistan society, the general public, the politicians, the police, the paramilitary forces, the armed forces of Pakistan, the security

agencies have done their best in this war. Of this, I have no doubt but whose war is it? I say the war fought on Pakistani soil is our war and Mr. Chairman, by the grace of Allah, we are wining this war. We have succeeded in ousting the enemy from *Swat, Dir, Bajaur*, *Mohmand, Khyber* rather from all the areas adjoining Afghanistan. Today, I have read in the section of the Press, the Finance Minister stated in the Senate Standing Committee on Finance, convince the Army to allow cut of 50 billion in its non−development expense and I will withdraw 1% increase in GST. I say no decrease in the defence allocation. I will quote here and I feel it is very important what I say here, I quote from a book, "the Cash nexus" page 25, the Rise and Fall of the Warfare State, "in the beginning was war… it is from the earliest days of recorded history, war has been the motor of financial change, war is the father of all things. Due to increase in Athens expenditure and need for higher taxes and other sources of revenue, it was war which caused the golden statue of Athens to be melted down ….."

I read this to emphasize on the lesson in this phrase that Athens melted the statue of its proclaimed goddess to finance the war. Hence the policy should be very clear, no reduction in defence expenditure at any cost. We are not realizing the importance of war. The foundation of the British Empire was based on war, so of the Romans, so of the Mughals, so of the Ottomans and the Russians and the list is endless. The war is a continuous process. We have had our major wars in 1965 and 1971, the British had their Afghan wars, the Russian war, and at present NATO and American troops are bogged down in Afghanistan and having their Afghan war.

Mr. Chairman! when we talk of war and Pakistan's, I would be failing in my duty if I forget to mention the name of Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto, the founding father of Pakistan's nuclear program, Shaheed Zulifiqar Ali Bhutto, the illustrious son of the soil true to its Zulfiqar, the sword of Islam, he now looms high over the head of his enemies for initiating Pakistan's nuclear program, has earned eternal life in the annals of Islamic world, *zinda ha Bhutto, zinda ha Bhutto*.

Mr. Chairman! it is important to remember that Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto played a pivotal role in providing Pakistan with a nuclear capability and following the footsteps of her father, Shaheed Benazir Bhutto *sahiba* whose birthday we will be celebrating, following the, in the footsteps of her father, who said, we shall not surrender this great nation to militants and who laid down her life for Pakistan's security knowing very well, what the situation in Pakistan was at that time. I say, that the name of Shaheed Mohterma Benazir Bhutto needs to be engrossed on Pakistan's nuclear shield.

Mr. Chairman! Shaheed Mohterma Benazir Bhutto *sahiba,* she was instrumental in making Pakistan capable of having a nuclear delivery system, I pay tribute to her on her birthday today.

Mr. Chairman! the recent state of violence hitting the country from Quetta to Mardan will not decrease our resolve to defend the integrity and sovereignty of this country. The cowardly acts of violence against unarmed civilians, a testimony that the serpent trampled underfoot is in its dying throes and the economy and enemy no more having the will and strength to come up front our Armed Forces has resorted to attacking some targets.

Mr. Chairman! in the end, I would advise the present Government not to go headlong into any situation. First take stock of the situation, are we capable of stopping drone attacks or NATO and American Forces withdrawing from Afghanistan after fulfilling of their goal or we are following British and Soviet footprints. Does India want to continue playing the Afghan card after withdrawal of foreign troops? I would say, continue the policy of the last few years, hold and wait, time is on our side, hold and wait. Does our enemy wage war? Surely India must understand that the doctrine of mutual assured destruction may it holds true in the equilibrium of Pak−India relations and it will go well in the interest of the two if the war hatchet is buried and a peaceful co−existence and peaceful resolve to the Kashmir issue, keeping in view the aspirations of the Kashmiri people. Surely a meeting in Doha without the consent of Pakistan would have been meaningless and ill advised. Pakistan is the key to peace in Afghanistan and the sooner all power brokers in the world understand this better for everyone concerned.

In the end, I would say yesterday, there were some major developments as reported in the Press, Number one, policy against terrorism, civil military leaders on the same page and the Prime Minister said strategic program has matured over the years and has ensured full spectrum deterrence against external aggression. Therefore, reinforcing peace in the region, I would say, this in itself justifies the development of nuclear weapons initiated by Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto and I pay tribute to him for that.

Number 2, Pakistan played key role in US−Taliban breakthrough. The foreign office was the first to claim credit for development but shortly afterwards the US too acknowledged

Pakistan's contribution. Pakistan, more over, facilitated the travel of Taliban representatives to Doha, many of the representatives' travel to Qatar on Pakistani documents. Number 3, American delegation arrives in Qatar unhappy Karazai not to join US-Taliban talks.

Number 4, Government to go ahead with IP gas pipeline project. Mr. Minister! you know the detail of the cost 15 million and what Iran is to give.

جناب چیئرمین: سردار علی صاحب! conclude کر لیں۔

You have consumed almost 16 minutes.

Senator Sardar Ali Khan: Mr. Chairman! I usually don't talk, I think once in a year.

جناب چیئرمین: چلیں ٹھیک ہے that I understand.

Senator Sardar Ali Khan: Mr. Chairman! thank you very much. What I mean to say, a day before yesterday, these are all such news which I believe will herald good news for Pakistan. I urge the present Government to show some patience and look at things the way they are coming, I would not like to criticize, there are number of things on which I don't agree to which the last two days have happened but I will not mention it now, I will just want to say sir, something which is very important. Mr. Chairman, if we at this time and the present Government can just do one thing, then I am sure, I am confident that we would be moving in the right direction i.e., if we can ensure that the offices in Islamabad, they do open at 8 O' clock and the officers are there at 8 O'clock to work. Mr. Chairman, I would say school going little boys and

girls can bear the numinous of cold and winter in the summer heat and be in school on time at 8 O' clock, I request and urge the Government to bring a uniform policy where it can be checked that all Government offices should be open at 8 O' clock and we should also set an example through the Senate, through the Parliament, we should set an example sir, that whatever time is given, half past ten, the Senate should meet, we should set an example. I hope *Insha Allah* once we are able to do that will be moving in the right direction. Thank you very much.

Mr. Chairman: Thank you. Yes, Dhamrah *Sahib*.

سینیٹر مختیار احمد دھامرا عرف عاجز: شکریہ، جناب چیئرمین! میں ایک اہم issue جو آج میڈیا میں آیا ہے اور اس معزز ایوان کے ایک رکن نے کل بھی اس issue پر بات کی ہے۔ کالاباغ ڈیم کے حوالے سے آج میڈیا میں پھر سے بات چلی ہے۔ ایک معزز رکن نے کل میڈیا سے بات کی اور آج وہ چھپی ہے کہ کالاباغ ڈیم کو پھر سے بنایا جائے۔ جناب چیئرمین! کالاباغ ڈیم ایک ایسا منصوبہ ہے جس کے لیے شہید محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے بھی یہ statement دی تھی کہ کوئی بھی ایسا منصوبہ جو ملک اور قوم کی اہمیت سے آگے ہے یا اس کو divide کرنے جا رہا ہو تو اس منصوبے سے زیادہ ہمیں قوم اور ملک کی فکر کرنی چاہیے۔ لہذا، میں حکومت وقت سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کالاباغ ڈیم کے حوالے سے آپ کی پالیسی کیا ہے کیونکہ اس مرتبہ بجٹ میں آپ نے کہا ہے کہ خزانہ خالی ہے، کوئی پیسا نہیں رکھا گیا تو آئندہ پانچ سال کے اندر آپ کی کیا پالیسی ہو گی کیونکہ پاکستان پیپلز پارٹی کی جو پانچ سالہ حکومت تھی اس میں Prime Minister نے on floor قومی اسمبلی میں یہ کہا تھا کہ کالاباغ ڈیم نہیں بنے گا۔ کہا یہ جا رہا ہے کہ 12 لاکھ کیوسک پانی ضائع ہو رہا ہے مگر ٹھٹھ اور بدین کی 20 لاکھ ایکڑ سے زیادہ زرعی زمین میں سمندر کا پانی جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: دھامرا صاحب! conclude کر لیں۔

سینیٹر مختیار احمد دھامرا عرف عاجز: جناب چیئرمین! میں آخر میں ایک ایسی شخصیت کے حوالے سے یہ بات کرنا چاہ رہا ہوں جس کی آج birthday ہے۔ شہید محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ جو

ایک بین الاقوامی شخصیت تھی۔ جس کو آج پوری قوم سلام کر رہی ہے۔ آج سینیٹ میں جمہوریت پسند سینیٹرز بھی اسے سلام کرتے ہیں۔ میں تمام سینیٹرز کو یہ request کروں گا کہ ڈیسک بجا کر خراج تحسین پیش کریں۔

(اس موقع پر اراکین نے ڈیسک بجا کر شہید محترمہ بے نظیر بھٹو کو خراج تحسین پیش کیا)

Mr. Chairman: Thank you. I give the floor to Nuzhat Sadiq to speak on the motion.

سینیٹر نزہت صادق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! کسی بھی ملک کے لیے بجٹ انتہائی اہم ہوتا ہے اور جس طرح کے حالات ہمارے ملک میں آج کل ہیں اس میں اس کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ پچھلی کئی حکومتوں کے بجٹ جو عوام کو relief نہیں دے پائے ہماری حکومت کے اپنے پہلے بجٹ میں، جس کو تیار کرنے کے لیے صرف سات دن کا time ملا تھا اور وہ اس grave situation کو جو پچھلی حکومتوں کی poor planning, lack of vision and excessive borrowing from International Indigenous Financial Institutions سے لیے گئے۔ اس situation کو clear کرنے کے لیے جن concrete steps کی ضرورت تھی وہ قدم اٹھا لیے گئے ہیں۔ جناب چیئرمین! کسی بھی economy کو بھرپور انداز میں چلانے کے لیے وسائل پر انحصار کرنا بہت ضروری ہوتا ہے لیکن بدقسمتی سے پچھلی حکومت اپنے وسائل کو بروئے کار نہ لا سکی۔ پاکستان کی تاریخ میں سب سے زیادہ domestic borrowing پچھلی حکومت نے کی اور ہم نے دیکھا کہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جو ہمارے banks ہیں وہ industrial sectors and private sectors کو facilitate کرنے کی بجائے وہ حکومت کو facilitate کرتے رہے جس سے ہمارا industrial sector بری طرح متاثر ہوا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہاں industry یا تو بند ہو گئی، لوگ بے روزگار ہو گئے یا industry کو باہر کے ممالک میں shift کر دیا گیا۔ جس کی وجہ سے اس پر یہ اثر بھی ہوا کہ ہماری جو overall global exports ہیں ان میں کمی واقع ہوئی۔

جناب چیئرمین! پچھلی کئی حکومتوں میں اور بالخصوص پچھلی حکومت کے دور میں ملک اندھیروں میں ڈوبا رہا۔ کوئی mega project نہیں لگایا گیا۔ Energy sector میں تقریباً 1.3

circular debt, جناب چیئرمین! trillion inject کیا گیا مگر اس کا فائدہ عوام کو نہیں پہنچ سکا۔ جناب چیئرمین! circular debt, جو کہ اب 500 ارب تک جا پہنچا ہے۔ اس کے حل کے لیے کوئی proper mechanism نہیں adopt کیا گیا اور اس circular debt کو ختم کرنے کے لیے پچھلی حکومتوں نے جو بنکوں سے 141 billion روپے قرض لیے اور ان 141 billion کے اوپر interest rate کو electricity consumers کو pass on کیا گیا۔ اس ساری effort کے باوجود circular debt کم نہ ہوا اور وہ آج 500 ارب تک جا پہنچا ہے۔ Asian Development Bank سے انہوں نے 30 million dollar loan لیا کہ consumer کو energy savers distribute کیے جائیں گے۔ آج کوئی نہیں جانتا کہ energy savers کہاں اور کس کو distribute کیے گئے۔ Rental Power کا scandal اور اس پر سپریم کورٹ کی ruling وہ بھی ہمارے سامنے ہے۔ ہماری حکومت نے اس issue کو سنجیدگی سے لیا ہے اور اس کے لیے within two months انہوں نے circular debt ختم کرنے کا اعلان کیا ہے جو کہ خوش آئند بات ہے اور یہ energy crisis کے لیے پہلا قدم اٹھایا گیا ہے۔ Diamer بھاشا ڈیم پر جس طرح کام ہونا چاہیے تھا وہ بھی نہیں ہوا اور یہ کام بھی ایک تو time اس پر لگ گیا اور delay سے اس کی cost بھی بڑھ گئی ہے۔ اس طرح نیلم جہلم ہائیڈل پراجیکٹ کا حال ہے جس میں consumers کے اوپر سرچارج بھی وہ پچھلے کئی عرصے سے ادا کر رہے ہیں اور یہ پراجیکٹ ابھی تک time پر مکمل نہیں ہو سکا۔

جناب چیئرمین! پچھلی حکومت نے اپنے بجٹ میں وعدہ کیا تھا کہ وہ tax net کو بڑھائیں گے اور انہوں نے کہا کہ انہوں نے سات لاکھ لوگوں کو identify کیا ہے جو tax net میں لائے جائیں گے۔ یہ صرف وعدہ تھا اور اس پر کوئی ایسے initiatives نہیں لیے گئے اور tax net بھی نہیں بڑھا اور یہ بات مکمل ہو ہی نہیں سکی اور اس کو حل کر ہی نہیں سکے۔

جناب چیئرمین! Prime Minister *Sahib* نے اپنے discretionary funds ختم کرنے کا اعلان کیا ہے جو کہ خوش آئند بات ہے۔ اسی طرح تیس محکموں کو جو secret funds دیے جاتے تھے اس کے اوپر بھی انہوں نے پابندی لگائی ہے اور وہ ختم کرنے کا اعلان کیا ہے اور ان کا آڈٹ بھی ہو گا ماسوائے ان اداروں کے جو ہماری national security سے concerned ہیں۔ جناب

چیئر مین! یقیناً ہمیں احساس ہے کہ مہنگائی ہے۔ جس دور سے ہم گزر رہے ہیں اور ہمارا ملک جس دور سے گزر رہا ہے ہم سب کو مل کر ضرورت ہے کہ ہم ایک ہو کر قربانی کے جذبے سے آگے بڑھیں تا کہ ملک کی جو معاشی حالت ہے وہ بہتر ہو سکے۔ جناب چیئر مین! کوئی بھی اچھا بجٹ بنانے کے لیے اس کی proper planning کی ضرورت ہوتی ہے اور ہم نے اسی طرح کوشش کی ہے کہ جو اپنا بجٹ لے کر آئے ہیں اس میں planning بھی موجود ہے اور جب حالات تھوڑے بہتر ہوں گے تو اس کا فائدہ یقیناً عوام تک پہنچ جائے گا۔

جناب چیئر مین! میں پنجاب کی حکومت کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گی کہ وہاں پر mega projects launch ہوئے۔ ان کا میٹرو بس کا بہترین project launch ہوا ہے، گیارہ مہینے کے کم عرصے میں انہوں نے launch کیا اور اس پر کتنے لوگوں کو روزگار ملا۔ جس effective طریقے سے انہوں نے ڈینگی پر قابو پایا، جس طرح انہوں نے good governance دکھائی، جس طرح وہ youth کے لیے پروگرام لے کر آئے جس میں internship programme تھا، اجالا پروگرام تھا، laptop scheme تھی، دانش سکول تھے، کاشتکاروں کے لیے گرین ٹریکٹر سکیم تھی اور عورتوں کے لیے جو انہوں نے ایک جامع Women Empowerment Package لے کر آئے۔ Women Empowerment Package میں عورتوں کو main stream میں آگے لانے کے لیے انہوں نے اقدام اٹھائے۔ اس میں ایک daycare centers کا قیام شامل ہے ان ماؤں کے لیے جو working mothers ہیں۔ میں نے اپنی propositions سینیٹ کی کمیٹی میں دی تھی کہ اگر daycare centers کا قیام شروع کیا جائے تو working mothers کو facilitate کیا جا سکتا ہے۔ Inheritance کے process کو انہوں نے آسان بنایا ہے اور اس کے لیے legislation بھی کی گئی۔ جناب چیئر مین! یہ بے شمار پراجیکٹس ایسے ہیں۔ یہی وہ trust ہے جس کی وجہ سے عوام نے 11 مئی کو اپنے ووٹ مسلم لیگ (ن) کو دیے اور یہ possible تب ہوا جبکہ Chief Minister *Sahib* نے اپنا کام deliver کر کے دکھایا جو یقیناً خوش آئند بات تھی۔ ۹۰ کی دہائی میں جو ہماری وفاق میں دو اور ڈھائی سال کی حکومت تھی اس میں بھی بہترین کام کیے۔ اس میں بڑے بڑے کام launch کیے گئے۔ ان میں موٹرویز کا پراجیکٹ تھا اور جو بھی اس طرح کے

projects ہوتے ہیں وہ کسی بھی ملک کی ترقی کے لیے ریڑھ کی ہڈی ثابت ہوتے ہیں۔ یقیناً اب بھی بڑے projects کو launch کرنے کا اعلان کیا گیا ہے اور انشاء اللہ یہ کر پائیں گے۔ جناب چیئرمین! انتخابات سے پہلے failure کی بات ہوتی تھی کہ پاکستان خدانخواستہ default کر جائے گا۔ اب انتخابات کے بعد PML(N) کی جیت کے بعد لوگ بات کر رہے ہیں economic revival کی، لوگ بات کر رہے ہیں growth کی، جو کہ خوش آئند بات ہے اور یہ trust ہے۔

Mr. Chairman, citizens are confident that this Government *Insha Allah* will take Pakistan out of the present economic mess that it is in.

جناب والا! وقت ہے کہ جتنے بھی institutions ہیں ان میں financial discipline آنا چاہیے۔ جتنا budget allocate کیا جاتا ہے، اتنے ہی میں گزارا کرنا چاہیے۔ FBR کی management کو بہتر بنانا چاہیے۔ یقیناً اگر management بہتر ہو گی تو جتنا tax وہ اب وصول کرتے ہیں اس سے double وصول کریں گے۔

آخر میں جناب چیئرمین! ہماری حکومت نے پیغام دیا ہے کہ they mean business and they will *Insha Allah* deliver. They have the vision, they have the capacity and they have the will to do it. سب سے اہم چیز ہوتی ہے نیت، اگر نیت ''اچھی'' ہے اور ہم سب مل کر، ایک ساتھ ملک کے لیے کام کرنا چاہیں تو کوئی بھی طاقت ہمیں نہیں روک سکتی۔ بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. Robina Irfan to speak on the motion.

Senator Robina Irfan: Thank you Mr. Chairman! I am glad that I could speak on this budget. After a very long period of 65 years,

ایک democratic Government power transfer کرتی ہے ایک دوسری democratic Government کو۔ میں اس سلسلے میں پورے پاکستان کی عوام کو، تمام اسمبلیوں کے legislators

کو مبارک باد پیش کرتی ہوں کہ یہ ہمارا پہلا بجٹ ہوگا after the transfer of power through democracy. جمہوریت کی یہی خوبصورتی ہے کہ ہر شہری، ہر نمائندہ، اپنے عوام کی خواہشات اور ان کی تقدیر کا فیصلہ جمہوری روایات کے مطابق جناب والا! آنے والا وقت ہی بتا سکتا ہے کہ یہ بجٹ ہمیں کہاں لے جائے گا۔ بجٹ کے بارے میں تو بہت ساری باتیں ہوئیں۔ I feel that it is not a pro-poor budget. میں نہیں سمجھتی کہ یہ غریبوں کا بجٹ ہے۔ جس طرح میری ایک ساتھی نے کہا کہ we mean business. ہماری پارٹی نے کہا ہے کہ we mean business, so it is a business class budget. I would say that it should have been, this GST عوام کو ذبح کرنے کے مترادف ہے۔ پہلے تو روٹی نہیں ملتی تھی اور اب وہ کہاں جائیں گے۔ ہمیں ایمانداری سے کام کرنا چاہیے۔ ٹھیک ہے کہ پہلے ہم اس طرف کے benches پر بیٹھے ہوئے تھے، اب ہم یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، مگر یہ پاکستان ہے اور پاکستان ہمارا ہے۔ ہمیں پاکستان کی بقا کے لیے، پاکستان کی سلامتی کے لیے، پاکستان کے لیے مل کر کام کرنا ہوگا۔ اس میں مشاورت کی ضرورت ہے۔ آج جو بجٹ pass ہوگا اور انشاء اللہ ہماری جو recommendations قومی اسمبلی میں گئی ہیں ان کو اہمیت دی جائے گی۔ تمام recommendations گئیں اور یہ بہت اچھی بات ہے مگر اس میں بلوچستان کی fisheries کے لیے اور industrial zone کے لیے کچھ نہیں دیا گیا۔ There is nothing in that. There is no mention in that of this regard کہ بلوچستان کے لیے اس میں کیا دیا گیا ہے۔ ہم صرف بلوچستان کے امن و امان کے لیے بات کرتے ہیں لیکن پہلے اس کی بحالی تو کریں۔

دوسری بات، مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جب بھی بات ہوتی ہے بلوچستان کی نئی حکومت کی تو ہمیشہ کہتے ہیں کہ حقیقی نمائندے۔ What do you mean by حقیقی نمائندے؟ بلوچستان ہر فرد، ہر بچہ، ہر بچی بلوچستان کی نمائندہ ہے۔ ایک واحد جماعت اس کی حقیقی نمائندہ نہیں ہے۔ بلوچستان کا ہر فرد اس کا حقیقی نمائندہ ہے۔ اس سے میں سمجھتی ہوں کہ جو لوگ ناراض ہیں انہیں آپ زیادہ ناراض کر رہے ہیں۔ ان کے تحفظات زیادہ بڑھ رہے ہیں بجائے اس کے کہ آپ ان کو آگے لائیں اور ان سے table پر بات کریں، آپ ان سے ایسی تلخ باتیں کرتے ہیں کہ وہ آپ سے اور دور چلے جائیں گے۔ آپ مجھے بتائیں کہ قائداعظم کیا nationalist نہیں تھے؟ کیا قائداعظم نے پاکستان

نہیں بنایا؟ لیکن یہاں صرف دہشت گردی کا یا nationalist کا label لگایا جاتا ہے۔ یہاں everybody is a nationalist at heart. مجھے میری قوم، میرے ملک اور میری جگہ کے لیے، وہاں کی ترقی کے لیے ہمیشہ تشویش رہتی ہے۔ ہر انسان سوچتا ہے اپنے علاقے کی ترقی کے لیے۔ ہر پاکستانی سوچتا ہے۔ So, why not always we should use the word Balochistani اور تمام پارٹیوں نے حقیقی نمائندے کہہ کہہ کر ہمیں اس حال پر تو پہنچا دیا۔ پچھلے دنوں بلوچستان میں جو سانحہ ہوا تھا اس پر میں جتنی بھی مذمت کروں وہ کم ہے۔ مگر وہاں کے ہمارے حقیقی نمائندے کہاں تھے۔ جس طرح ہمارے وزیر داخلہ صاحب نے خود کہا کہ ہر قدم پر وہاں پر پولیس، وہاں پر FC اور وہاں پر agencies کے لوگ کھڑے تھے، کیا ان کی ناک کے نیچے سے اتنا سارا بارودی مواد لے گئے، یہ کیسے لے گئے؟ Did they not know about it? How did they not know about it? جبکہ وہ political لوگوں کی ہر حرکت کو نظر میں رکھتے ہیں۔ ان کے فون کو بھی tap کرتے ہیں، ان کے ہر programme کو بھی نظر میں رکھتے ہیں یا ان اداروں کو کہیں کہ وہ اپنی barracks میں رہیں، وہ اپنے borders کو سنبھالیں یا اپنے political wings کو بند کر دیں۔ Political نمائندوں کے پیچھے interference بند کر دیں، political activities میں حصہ لینا ان کا کام نہیں ہے۔

جناب والا! دوسری بات میں یہ کہوں گی، جس طرح ہمارے معزز اور senior politician امین فہیم صاحب نے بالکل صحیح کہا ہے کہ these elections were engineered and I agree with him 200%. میرے پاس آج proof ہیں، آپ کے اپنے ادارے، آپ کی اپنی حکومت کے sitting senator دو تاریخ کو روبینہ عرفان چیف الیکشن کمشنر کو لکھتی ہیں، صوبائی الیکشن کمیشن کو، RO کو، چیف جسٹس آف پاکستان کو کہ کوئی فرد جس پر ایک کروڑ روپیہ بجلی کا بل واجب الادا ہے، کیا وہ الیکشن میں حصہ لے سکتا ہے؟ ثبوت کے ساتھ، بلوں کے ساتھ بھیج دیا گیا لیکن RO اس کو scrutiny میں clear کر دیتا ہے۔ جب اس سے پتا کیا جاتا ہے کہ یہ clear کیسے ہوا تو وہ کہتا ہے کہ مجھے اوپر سے فون آیا ہے۔ بھئی یہ اوپر کہاں سے فون آتے ہیں؟ DC کمشنر کو لکھتا ہے کہ یہ ہماری دس یونین کونسلیں ہیں، یہاں پر حالات صحیح نہیں ہیں، ہمیں force چاہیئے۔ ہمارے ساتھ چیف الیکشن

کمشنر نے وعدہ کیا تھا، انہوں نے کہا تھا کہ آرمی اور FC کے جوان ہر پولنگ سٹیشن پر تعینات ہوں گی۔ I quote here, refusal of FC to provide security cover on certain polling stations, that is written on the 10th of May. جناب DC کمشنر کو یہ لکھتا ہے اور فوج واپس بلائی جاتی ہے، FC واپس بلائی جاتی ہے تو اس کا مطلب کیا ہے؟ کیا ہماری فوج، ہماری فوج نہیں ہے، وہ پاکستان کا کوئی حصہ نہیں ہے جہاں پر وہ فوج کو بھیجنا چاہ رہے ہیں۔ We need a written answer from the Election Commission کہ اس کے RO, DC اور کمشنر یہ کس کا قصور ہے اور یہ کیسے ہوا؟ جب الیکشن کا دن آتا ہے تو اس سے تین دن پہلے، ایک ہی تحصیل میں، دو شہروں میں، تین شہروں میں bomb blast ہوتے ہیں، وہاں پر راکٹ چلتے ہیں، وہاں پر فائرنگ ہوتی ہے، ورکروں کو تین دن پہلے گمنام ایجنسیاں بلاتی ہیں اور وہ warn کرتی ہیں خاص طور پر خواتین ورکروں کو، یہ سب چیزیں FIR میں بھی درج ہیں، خواتین ورکروں کو کہا جاتا ہے کہ اگر آپ کام کے لیے نکلیں تو آپ کی جان و مال کا تحفظ ہمارے ذمہ نہیں ہے۔ جب تین دن ایک شہر پر فائرنگ ہوتی ہے، دوسری جو یونین کونسل ہے وہاں پر تین سو فیصد ووٹ ڈالے جاتے ہیں۔ ایک تحصیل میں تین سو فیصد اور دوسری طرف صرف ۷۰ ووٹ ایک پولنگ سیٹشن سے نکلتے ہیں تو اس کا کیا مطلب ہے۔ I have to say that these elections were fake میں سمجھتی ہوں اس پر تحقیق کروائی جائے۔ بلوچستان کے الیکشن تمام کے تمام engineered elections تھے اس کو حقیقی کہنا it is the insult of the people of Pakistan.

جناب چیئرمین: شکریہ، نوابزادہ سیف اللہ مگسی صاحب۔

نوابزادہ سیف اللہ مگسی: شکریہ جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ First of all I would like to condemn in very harsh words the incident that took place in Quetta and Mardan, enough has been said about that but I do not think enough has been done. آج صبح ایک خبر میں نے اخبار میں پڑھی کہ وزیر داخلہ صاحب نے کہا کہ ہم new arms licenses ban کر رہے ہیں اور پرانوں کی تحقیقات کی جائے گی۔ بڑی اچھی بات ہے اگر کسی کو غلط اسلحہ لائسنس جاری ہوئے ہیں تو اس کی تحقیقات ہونی

چاہیئے، میں اس ایوان میں یہ بھی بتا دوں کہ اسلحہ لائسنس صرف وزیراعظم اور وزیر داخلہ ہی کر سکتے ہیں اور ان تک رسائی پارلیمنٹیرین کی ہوتی ہے، تو مشکل ہے کہ کسی criminal نے آکر ان کو درخواست دی ہوگی کہ مجھے لائسنس دے دیں میں نے جا کر بندہ مارنا ہے۔ جناب والا! قائداعظم کی رہائش گاہ کو جن لوگوں نے اڑایا ہے I do not think کہ راکٹ لانچر کا لائسنس یا grenade کا لائسنس Interior Ministry issue کرتی ہے۔ جہاں تک legislators یا government officials کی security کا تعلق ہے، میں تو سمجھتا ہوں کہ اگر state اپنے assets کی صحیح طریقے سے security نہیں کر رہی تو میرے جان و مال کی سیکیورٹی تو بہت دور کی بات ہے۔

جناب والا! کہا جاتا ہے کہ پنجاب بہت پرامن ہے، وہی لاہور شہر ہے جہاں سے سلمان تاثیر کے بیٹے کو اغوا کیا گیا، اس کا آج تک پتا نہیں ہے، وہی پنجاب ہے جہاں ملتان سے سید یوسف رضا گیلانی کے بیٹے کو اغوا کیا جاتا ہے جس کا آج تک کوئی پتا نہیں چل سکا۔ اس کے بعد یہ کہنا کہ ہم سیکیورٹی نہ کریں، آپ ہمیں kindly security provide کردیں، وہ کہتے ہیں وہ بھی آپ نہیں کرنا چاہتے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس ایوان میں کسی نے اس issue کو نہیں اٹھایا، جناب والا! کل نیشنل اسمبلی میں پاکستان تحریک انصاف کے ممبر نے کہا کہ honourably سلیمان تاثیر کے قاتل کو رہا کیا جائے۔ He was the sitting Governor of a province when he was murdered in Islamabad. آج بھی شہباز بھٹی کے قاتل کھلے عام پھر رہے ہیں، کسی نے پکڑا ہے؟ پھر آپ arms license کی بات کر رہے ہیں، آپ کہہ رہے ہیں، سیکیورٹی نہیں ہوگی، اس کو VVIP culture کا نام دیا گیا ہے۔ جناب والا! عام شہری تو terrorism blast میں مارا جاتا ہے، اس کو سخت الفاظ میں condemn کرنا چاہیے لیکن جب ہم یہاں پر آواز اٹھاتے ہیں تو ہم specific target بن جاتے ہیں۔ جب ہم یہاں پر کسی issue پر بات کرتے ہیں، جب اس ایوان سے باہر نکلتے ہیں تو ہم specific target بنتے ہیں۔ وزیر داخلہ صاحب کو میں دعوت دیتا ہوں کہ کچھ عرصہ آکر بلوچستان میں رہائش پذیر ہوں، بغیر سیکیورٹی کے ہوں تو پھر صحیح ہے سب کے لیے سیکیورٹی بند کر دیں۔

GST پر میں بات کرنا چاہتا ہوں لیکن I think کہ ہم خود اپنی اصلاح نہیں کرنا چاہتے، ہم parliamentary supremacy کی بات تو کرتے ہیں لیکن ہم خود bow down کر جاتے ہیں، ہم

خود بزدل ہو جاتے ہیں۔ جب ہمیں کوئی ادارہ confront کرتا ہے تو ہم ڈر جاتے ہیں کہ یار کچھ ہو نہ جائے۔ اگر ہماری بات تسلیم کر لی جاتی تو شاید حکومت کو Supreme Court embarrassment کے verdict سے face نہ کرنی پڑتی۔ Parliamentary supremacy پر بات کرنا تو آسان ہے لیکن جب تک ہم خود بیٹھ کر، جب تک ہم خود اس ایوان کی supremacy کو impose or implement نہیں کریں گے تو کوئی اور ادارہ بھی اس کو تسلیم نہیں کرے گا۔

جناب والا! میں تھوڑا سا بجٹ پر آجاتا ہوں۔ بجٹ document خالی facts and figures نہیں ہوتا، ویسے تو کہنے کو حکومت کے سالانہ receipts جو accept کرتی ہے اور وہ اس کو خرچ کس طرح کرنا چاہتی ہے بنیادی طور پر تو ہمارے سامنے یہی ہوتا ہے لیکن بجٹ document ایک حکومت کا منشور ہوتا ہے، جو وہ عوام سے وعدے کر کے ایوان میں حکومت سنبھالتے ہیں وہ اس کی ایک manifestation ہوتی ہے کہ جی آپ نے جو ہم پر trust کیا ہے اب ہم اس trust کو آگے کس طرح لے کر چلیں گے۔ لوگوں نے کہا کہ یہ rich man's budget ہے، میں تو اس کو rich man's budget بھی نہیں سمجھتا ہوں، غریب کی آواز تو ویسے ہی کوئی سنتا نہیں ہے، rich man کی آواز زیادہ سنی جاتی ہے وہ بھی رو رہے ہیں۔ نہ تو آپ نے غریب کی مدد کے لیے بجٹ بنایا ہے، امیر تو ویسے ہی اس ملک سے سارا پیسہ لے کر بھاگ جائے گا جس طرح کے اقدامات آپ اس بجٹ میں لا رہے ہیں۔

جناب والا! Hybrid گاڑیوں کی اس دن محسن لغاری صاحب بات کر رہے تھے میں بھی سن رہا تھا، میں نے بھی internet پر جا کر research کی بارہ سو سی سی کی گاڑی پوری دنیا میں کوئی بنتی ہی نہیں ہے، پتا نہیں آپ نے کس کے لیے ٹیکس میں چھوٹ دے دی ہے۔ بہتر ہوتا کہ آپ local manufacturer کو رستہ دیتے وہ شاید کچھ بنا لیتے اور سستا بنا لیتے۔ جناب والا! بجٹ document حکومت کی economic vision اور پوری outlook کو دکھاتا ہے۔ ادھر بھی borrowing کی بات ہوئی اور کہا گیا کہ حکومت کے ساتھ ان کا business اتنا زیادہ ہو گیا ہے تو investment کے لیے کریڈٹ وہ نہیں دے سکتے۔ یہ بھی کہا گیا کہ پچھلی حکومت نے یہ کیا، وہ کیا fiscal deficit تو پچھلی حکومت سات فیصد پر چھوڑ کر جا رہی تھی ۳۰ جون تک نو فیصد پر آپ لے کر جائیں گے کیونکہ آپ نے کہا ہے کہ ہم circular debt کو ختم کریں گے۔ آپ جس دن پیسے چھاپ کر circular debt ختم کر

دیں گے تو اگلے دن یہ پچاس کروڑ روپے پر آجائے گا، اس کے لیے کیا اقدامات لیے جارہے ہیں، یہ تو ایسے
لگ رہا ہے کہ IMF تک جانے کے لیے آپ نے بجٹ بنایا ہے۔ کراچی میں businessmen نے کہا
ہے budget made by the bureaucrats for the bureaucrats. This is not
a budget made by a political government for the people of Pakistan.
Raising and burdening of taxes پر بات ہوئی اس پر ہم نے ایوان میں آواز اٹھائی اور
walk out بھی کیا، حکومت نے بات نہیں سنی اور آج سپریم کورٹ نے کہہ دیا، اب تو شاید آپ کو
سننی پڑجائے گی۔ Raising and burdening of taxes the incidence of taxes,
the sole purview of parliament under Article 77 of the Constitution.
حکومت taxes raise and decrease نہیں کرسکتی پارلیمنٹ کر سکتی ہے، یہ پارلیمنٹ کا
purview ہے۔ جب تک effective price control mechanism اس ملک میں نہیں ہو گا
تو 1931 والا ایکٹ صحیح طریقے سے implement نہیں ہوسکتا۔ ویسے بھی وہ اب unconstitutional
قرار دے دیا گیا ہے۔

محترمہ شہید نے فرمایا تھا کہ this is the country of labourers and this is
a country of *Harries* and poor farmers. اس بجٹ میں حکومت نے ان کے لیے کوئی
بھی incentives نہیں رکھے۔ پریشر میں آکر آپ نے آٹھ ہزار سے دس ہزار کر دیا ہے لیکن I think
that came too late on the part of the government and it was
possibly because of pressure, not because of their own intention.
آپ FBR officials کو 165 A میں کہہ رہے ہیں کہ furnishing of information by
banks تو آپ تو already اس ٹیکس payer کے پیچھے جا رہے ہیں جو already net میں ہے۔
کسی نئے tax payer کے پیچھے آپ نہیں جائیں گے، آپ ان کو کھلی چھٹی دے رہے ہیں کہ وہ
hound کریں لوگوں کو اور عوام کو کہ وہ کس طرح spending کرتے ہیں۔ آپ کو بینکرز نے کہہ دیا
ہے میں نے اخبار میں پڑھا تھا کہ انہوں نے حکومت کو کہہ دیا ہے کہ جی اگر آپ نے یہ کیا تو جو ایک
healthy sector ہے اس کا بھی آپ کباڑا نکال دیں گے تو حکومت کے پاس ویسے ہی کچھ نہیں رہے
گا۔

جناب والا! اس بجٹ میں comprehensive food security or agriculture کے لیے کوئی اقدامات نہیں لیے گئے۔ Agriculture economy کی backbone ہے۔ 2007 سے ابھی تک تین major floods نے irrigation network کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا ہے اور اس کے لیے PSDP میں کوئی اقدامات یا major projects نظر نہیں آئے۔ آپ بجٹ میں almost to the tune of 3 billions کی receipts دکھا رہے ہیں، میں Privatization Board کا ممبر رہ چکا ہوں، اتصلات نے پچھلے چار سال میں آپ کو 800 million dollars نہیں دیے، یہ ایوان کو پتا ہونا چاہیے کہ ان کا کہنا تھا کہ آپ نے ابھی تک PTCL کی پوری properties ہمارے نام پر transfer نہیں کیں۔ میں آپ کو یہ بتا دوں کہ 98% سے زیادہ properties already transfer ہو چکی ہیں لیکن ابھی تک government of Pakistan کو 98% of receipts نہیں ملے ہیں۔ ہم برادرانہ تعلقات کے نام پر یہ تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم back channel یا کسی طریقے سے یہ پیسے واپس لے آئیں گے لیکن مجھے نہیں لگتا کیونکہ یہ قومی معاملہ ہے، یہ قومی پیسہ ہے۔ آپ نے کسی کو ایک قومی اثاثہ privatize کر کے sale کیا ہے، آپ کا right بنتا ہے، ہم اس پر برادرانہ تعلق یا کسی اور چیز کا بہانہ کر کے بیٹھے رہیں کہ جب ان کا دل کرے گا وہ دے دیں گے۔ I don't think government کو اس طرح سے چلنا چاہیے۔

جناب چیئرمین: مگسی صاحب conclude کر لیں۔

سینیٹر نوابزادہ سیف اللہ مگسی: جناب! دیکھیں آپ نے PSDP میں کہا ہے، اگر آپ نے کہا ہے کہ ہم ایک national budget لا رہے ہیں اور یہ ایک national government ہے تو پھر distribute PSDP on fair and equitable basis پر ہونی چاہیے۔ میں یہ گارنٹی سے کہتا ہوں کہ آپ جس طرح سے PSDP بنا رہے ہیں اور specially in terms of my province Balochistan کبھی بلوچستان نہ prosper کر سکتا ہے اور نہ ہی develop ہو سکتا ہے۔ آپ کے country کا landmass 44% ہے اور آپ population کے حساب سے infrastructure نہیں کر سکتے۔ آپ نے strategic landmass کو دیکھ کر پھر وہاں infrastructure development کرنا ہے۔ اس کے لیے اس بجٹ میں کوئی اقدامات نہیں کیے۔ آپ نے کہا کہ ہم نے

Prime Minister کی discretion ختم کر دی ہے۔ Block allocation میں 115 ارب روپے رکھے گئے ہیں، مجھے نہیں لگتا کہ یہاں سے *sahib* Prime Minister کی مرضی کے بغیر ایک پیسہ بھی کہیں خرچ ہو سکتا ہے، ان ہی کی مرضی سے وہ جہاں چاہیں گے خرچ ہو گا اور یہ ہی discretionary allocation ہے جو آپ نے بجٹ میں رکھ دیا ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ فرحت عباس صاحبہ۔

سینیٹر فرحت عباس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بولنے کا موقع دیا۔ اس سے پہلے کہ میں اپنی بات کا آغاز کروں، میں ان تمام حضرات کو مبارکباد پیش کروں گی جنہیں عوام نے اپنی نمائندگی کا شرف بخشا اور امید کروں گی کہ وہ اپنی ذمہ داری احسن طریقے سے انجام دیں گے۔ اس کے ساتھ ہی ان تمام شخصیات جن میں جناب صدر پاکستان آصف علی زرداری سرفہرست ہیں اور دوسرے اداروں کو سلام پیش کروں گی کہ جنہوں نے پاکستان میں جمہوریت کے استحکام کے لیے اپنا کردار ادا کیا اور جن کی بھرپور جدوجہد اور کاوشوں کے نتیجے میں پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک منتخب حکومت سے دوسری منتخب حکومت کو انتقال اقتدار ممکن ہوا۔

جناب چیئرمین! کسی بھی ملک کا بجٹ اس ملک کی سمت کا تعین کرتا ہے اور میں اعتراف کروں گی کہ پاکستان جیسے ملک کا بجٹ جو کئی بیرونی اور داخلی مشکلات سے دوچار ہے، کسی چیلنج سے کم نہیں۔ اگر یہاں اقتصادی استحکام ممکن بنایا جائے تو ہمارے ملک کا ہر مسئلہ حل ہوسکتا ہے۔ جو حکومت ملکی بجٹ میں bold فیصلے کرے گی اور اپنے اہداف پورے کرے گی، وہ اس ملک کو بچا لے گی۔ موجودہ بجٹ جو اس ایوان میں زیر بحث ہے وہ ایک روایتی بجٹ سے زیادہ کچھ نہیں۔ ایک نئی حکومت جو تجدید وطن کی دعویدار تھی، اس نے بجٹ میں سوائے نمائشی نکات اور symbolic changes کے کوئی قابل ذکر کام نہیں کیا۔ آپ ایک طرف اپنے اخراجات کم کرنے کی بات کرتے ہیں تو دوسری طرف ہمیں یہ یقین دہانی کرائیں کہ ملکی خزانے کا استعمال بھی نہایت احتیاط سے کیا جائے گا لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ترجیحات نہایت ہی غیر حقیقت پسندانہ اختیار کی گئی ہیں، مثلاً. Lap Top Scheme میں یہ سوال کرتی ہوں کہ جو ملک دنیا کے ایک سو بیس ممالک میں شرح خواندگی کے لحاظ سے ایک سو

تیرہویں نمبر پر ہے، جہاں فاٹا جیسے علاقے ہیں جہاں عورتیں تین فیصد سے بھی کم پڑھی لکھی ہیں، کیا وہاں کی حکومت کو ایسی scheme کسی بھی لحاظ سے زیب دیتی ہے؟ کیا یہ ان پینتالیس فیصد عوام کے حق پر ڈاکے کے مترادف نہیں ہے جو اس ملک میں تعلیم کی دولت سے محروم ہیں؟ کیا ان کا قصور صرف یہی ہے کہ وہ ایک ایسے ملک کے شہری ہیں جس کی حکومت احتیاط سے زیادہ رواج کو مدنظر رکھتی ہے۔

جناب چیئرمین! عورتوں کے لیے اس بجٹ میں کیا رکھا گیا ہے؟ مجھے اس بجٹ میں جاگیردار، سرمایہ دار اور صنعت کار تو نظر آئے لیکن عورت کہیں نظر نہیں آئی۔ جناب چیئرمین! ایسا کیوں ہوتا ہے کہ عورت ووٹ بھی نہیں دے سکتی جب کہ Election Commission نے بھی پچھلے دنوں کہا تھا کہ جہاں پر عورتوں کا vote pole نہیں ہو گا، ہم اس حلقے کے result کو consider نہیں کریں گے مگر ایسا کچھ نہیں ہوا۔ میں آج صدر جناب آصف علی زرداری، سابق وزیراعظم، جناب یوسف رضا گیلانی اور بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کی سابق چیئرمین محترمہ فرزانہ راجہ اور پیپلز پارٹی کے تمام رہنماؤں اور جیالوں کو مبارکباد پیش کرنا چاہتی ہوں کہ ہم نے اپنی قائد بی بی شہید محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کے جس خواب کو اپنی حکومت میں بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کی شکل میں عملی جامہ پہنایا، آج نئی آنے والی حکومت نے اس پروگرام کو اپنے بجٹ میں عملی طور پر شامل کر کے اس کا اعتراف کیا ہے۔ ان ایوانوں میں کئی مرتبہ اس پروگرام پر تنقید برائے تنقید کی گئی لیکن موجودہ بجٹ نے اس پروگرام کی افادیت کو ثابت کر دیا اور یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ اگر محترمہ بے نظیر بھٹو عورتوں کو بااختیار بنانے کے لیے ایسے پروگرام کو اپنے منشور کا حصہ نہ بناتیں تو اس بجٹ میں عورتوں کے لیے کچھ بھی نہ تھا۔

جناب چیئرمین! GST کو ایک فیصد بڑھانا، اس ملک میں مہنگائی کو قصداً بڑھانے کے مترادف ہے۔ میں یہاں یہ بات یاد کراتی چلوں کہ اس کا تمام تر اثر manufacturing items, services, import and distribution پر براہ راست پڑے گا جو بالآخر غریب عوام کی جیب سے وصول کیا جائے گا۔ اگر اس امر کو بھی ممکن بنایا جائے کہ یہ رقم صرف اور صرف کمپنیوں کو ادا کرنا پڑے گی اور اس کا بوجھ عوام پر نہیں ڈالا جائے گا تو یہ اس مزدور طبقے پر بہت بڑا احسان ہو گا، جس کے

گھر بجلی پہنچ رہی ہے نہ گیس۔جسے نہ روزگار کے مواقع مہیا کیے جا رہے ہیں اور نہ ہی بجٹ بناتے وقت اس طبقے کی مشکلات کا احساس کیا جاتا ہے۔

اس ایوان میں تنخواہ دار طبقے کے لیے بہت بات کی گئی۔میں ان حقائق اور سختیوں کا اعتراف کروں گی جو تنخواہوں میں اضافہ نہ ہونے کے باعث اس ریاست کے ملازمین کو اٹھانا ہوں گی لیکن ہمیں یہ بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ اس سے بڑی تعداد ان لوگوں کی ہے جو دن چڑھے گھر سے نکل آتے ہیں اور رات گئے تک محنت مزدوری کرتے ہیں۔اس طبقے کو نظر انداز کیا گیا ہے۔مجھے حیرت ہے کہ یہاں کبھی خالصتاً مزدوروں کے لیے پالیسیاں کیوں نہیں بنتیں اور کیوں کر ان کو سرمایہ داروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ہاں یہ بات ضرور ہے کہ سرمایہ کاری کے ساتھ روزگار کے مواقع بڑھ جاتے ہیں لیکن بنیادی سہولیات کے حصول کی ضمانت پھر بھی نہیں ملتی۔اس لیے ایسی پالیسیاں نہایت ضروری ہیں جو اس طبقے کے لیے بنیادی ضروریات کی فراہمی ممکن بنائیں۔

جناب چیئرمین! میں سن رہی ہوں کہ یہاں توانائی کے بحران پر قابو پانے کے لیے گردشی قرضوں کو ختم کرنے کی بات ہو رہی ہے اور یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ یہ مسئلہ ان قرضوں کو رفع کرنے کے بعد حل ہو جائے گا۔میں آج یہ بات on record کہنا چاہتی ہوں کہ جب تک گردشی قرضے کی وجوہات کا سد باب نہیں کیا جائے گا یہ بحران بار بار پیدا ہو گا اور پہلے سے زیادہ شدت اختیار کرے گا۔

جناب چیئرمین! صرف اتنا کہنا چاہوں گی کہ ہر سال ایک کثیر رقم صحت، توانائی، تعلیم ،بیروزگاری کے خاتمے، ترقیاتی پروگراموں اور سرکاری اداروں کی ترقی پر خرچ کی جاتی ہے اور ہر سال کے اختتام پر ملک مزید ابتری کا شکار ہو جاتا ہے۔میری نظر میں ہمیں اچھے بجٹ سے زیادہ اچھی monitoring کی ضرورت ہے تاکہ ہم اپنے سالانہ اہداف پورے کر سکیں۔جس دن ہم اپنے target پورے کرنے کا گر سیکھ لیں گے تو ہمارا ملک ترقی کر لے گا۔شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. The questions, resolutions and the motions under Rule 218, received for the current session are carried forward to the next session.

ہری رام صاحب آپ بات کر لیں پھر Kamil Ali Agha would be the last speaker.

سینیٹر ہری رام: جناب چیئرمین! آپ کی بہت مہربانی کہ آپ نے بجٹ پر بات کرنے کی اجازت دی۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ بجٹ غریبوں کا نہیں امیروں اور سرمایہ داروں کا ہے۔ اسحاق ڈار صاحب بہت seniorآدمی ہیں۔ میں ان کی بڑی respect کرتا ہوں لیکن دو چیزیں ایسی ہیں جس کا اس بجٹ میں ذکر خیر بھی نہیں ہے، ایک non Muslim Pakistani اوردوسرا agriculture sectorجو پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ میں پہلے non Muslims کے تحفظ کے بارے میں کچھ عرض کروں گا۔ ہمارے senior راہنما راجہ ظفرالحق صاحب بیٹھے ہیں، وہ میری بات سن کر آگے تک پہنچائیں تو ان کی مہربانی ہو گی۔ ملک میں non Muslimsعدم تحفظ کا شکار ہیں، ان کے تحفظ کے لیے Ministry of National Harmonyاور Ministry of Human Rights ہوتی ہے۔National harmonyکو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے لیکن آپ نے کیا کیا۔ آپ نے Ministry of Human Rightsکو ختم کر کےاسے وزیر قانون کے ماتحت ایک ذیلی محکمہ بنا دیا، ایک ایسی وزارت کا ماتحت کر دیا جس کا وزیر جنرل مشرف کا وزیر قانون تھا۔ Human Rights کی وزارت کو ختم کر کے آپ نے non Muslims کی دادرسی کا راستہ بند کر دیا۔ اس وزارت کو فوراً بحال کیا جائے۔ Human Rightsاقوام متحدہ میں بھی ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ Ministry of Human Rights کو ضم کر دیا گیا ہے۔ جہاں ہماری دادرسی ہوتی تھی، اسے بھی ختم کر دیا گیا ہے۔

میں agriculture sector کے بارے میں ضرور بات کروں گا۔ یہ پاکستان میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، یہ ایسا سیکٹر ہے کہ جس میں partner 50%ہمارا ہاری ہوتا ہے اور 50%زمیندار ہوتا ہے جبکہ کسی سیکٹر میں ایسا نہیں ہوتا لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جس طرح سے مہنگائی ہو رہی ہے، کھاد، ڈیزل اور بجلی کے rates روزانہ بڑھ رہے ہیں لیکن ہمیں فصلوں کے وہ ریٹ نہیں مل رہے ہیں۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس سال گندم کم اتری ہے، اگر کسی کی گندم 25من اترتی ہے تو اس کا خرچا بھی پورا نہیں ہوتا۔ اس سال world 20%میں wheat کی کمی ہے۔ آئندہ سال آپ کوimport کرنی پڑے گی جبکہ ہم پہلے گندم export کر رہے تھے۔ میں گزارش کروں گا کہ cropsکے ریٹ مقرر کیے جائیں، ہمارے میرپورخاص سانگھڑمیں چار فیکٹریاں جل گئی ہیں، اس وقت کاٹن کا ریٹ 3000ہے، میرے حساب سے یہ 5000مقرر کیا جائے۔ یہ ریٹworld marketکے

حساب سے ہوتا ہے لیکن گورنمنٹ کو چاہیے کہ subsidy دے کر کاشتکاروں کی حوصلہ افزائی کی جائے کیونکہ ہماری انڈسٹری اسی پر چلتی ہے، اس کا تحفظ ضروری ہے، season آنے سے پہلے اس کے rates مقرر کیے جائیں۔ ہماری چار فیکٹریاں جل چکی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں مختصراً بات کروں گا۔ بجلی دس دن میں تین دفعہ دی جاتی ہے۔ میں نہیں کہتا کہ فوراً اقدام کر لیں گے، ہم انہیں وقت دیتے ہیں، یہ اچھا کام کر کے دکھائیں، یہ جو بھی اچھا کام کریں گے ہم ان کے ساتھ ہوں گے اور اگر یہ غلط کام کریں گے تو ہم ان کے خلاف ہوں گے۔

Jobs میں Minority کا 5% کوٹا رکھا گیا تھا لیکن اس بجٹ میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ میں Standing Committee کا ممبر ہوں، ان میں سب سے کم سندھ میں ہے، وہاں minority quota دیتے ہی نہیں ہیں اور اگر دیتے بھی ہیں تو ایک sweeper یا peon کی جگہ ہوتی ہے، حالانکہ ان کو بڑی نوکری دینی چاہیے۔ یہ بھی non Muslims سے بڑی ناانصافی ہے۔

میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کا نام تبدیل نہ کیا جائے۔ اسحاق ڈار صاحب نے صرف income support کا کہا ہے، میں کہتا ہوں کہ اس کا نام بے نظیر انکم سپورٹ ہی رکھا جائے۔ آخر میں دو تین لفظ بولنا چاہتا ہوں کہ پیپلز پارٹی نے لوگوں کو جو نوکریاں دی ہیں وہ ختم نہ کریں، ان کی بددعائیں نہ لیں، اگر آپ نوکریاں نہیں دے سکتے تو انہیں نکالیں بھی نہیں۔ دوسری بات یہ کہ جب 1996 میں محترمہ کی گورنمنٹ ختم ہوئی اور میاں نواز شریف صاحب کی حکومت آئی تو انہوں نے تھر کول agreement کو رد کر دیا تھا، کیٹی بندر کو رد کیا گیا۔ بی بی پر allegation لگا کر کہ پیپلز پارٹی نے مہنگے داموں بجلی لی اور اس agreement کو رد کر دیا گیا۔ اس زمانے میں 37 روپے کا ڈالر تھا جبکہ آج 100 روپے کا ڈالر ہے، اگر اس ریٹ میں بجلی نہ لگتی آج آدھا پاکستان بجلی سے محروم ہوتا۔ میں وزیراعظم نواز شریف صاحب سے یہی مطالبہ کروں گا کہ جو معاہدے رد کیے گئے ہیں، انہیں بحال کریں۔ ایران اور چائنا سے جو معاہدہ ہوا ہے اس کا بھی کوئی ذکر نہیں ہے، اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ کامل علی آغا صاحب۔

سینیٹر کامل علی آغا: شکریہ جناب چیئر مین۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی اس بجٹ کو سالانہ بجٹ کہا جائے، روزانہ بجٹ کہا جائے یا suo motu بجٹ کہا جائے کیونکہ یہ پہلا بجٹ ہے جس پر suo motu action بھی ہوا ہے۔ میں نے فنانس بل پڑھا ہے، مجھے تو یہ recovery budget لگتا ہے۔ مجھے اس چیز کا یقین نہیں آرہا کہ یہ واقعی اسحاق ڈار صاحب نے پیش کیا ہے کیونکہ میرے لیے تو اسحاق ڈار صاحب کی شخصیت رحم والی اور فلاحی کام کرنے والی ہے لیکن یہ بجٹ سارے کا سارا ظلم و جبر، tax recovery اور advance tax پر مبنی ہے۔ اس کو advance tax budget بھی کہا جا سکتا بلکہ تاریخ میں اسے advance tax budget کے نام سے ہی لکھا جائے گا۔ مجھے یہ لگتا ہے کہ انہیں یہ بنا بنایا ملا اور صرف تقریر ڈار صاحب نے کہیں مل بیٹھ کر لکھی ہے۔ یہ جو سارے taxes لگائے گئے ہیں اور جس طریقے سے لگائے گئے ہیں یعنی ایک ایک section میں تقریباً 24 سے 124 چیزوں پر ٹیکس لگا دیا گیا ہے، جو اشیاء zero rating تھیں ان کے کچھ مقاصد تھے یعنی قلم دوات اور کاغذ پر ٹیکس لگ جائے تو پھر کیا ہو گا، شاید 2005 میں یہ بجٹ ہضم ہو جاتا۔ آج جب اتنی مصیبتیں عوام پر پہلے سے موجود ہیں، بجلی ان کے پاس نہیں ہے، پینے کا پانی ان کو میسر نہیں ہے، ان کا کاروبارِ زندگی ٹھپ ہو کر رہ گیا ہے، بڑے صنعتکاروں اور سرمایہ داروں کے لیے تو ہمیشہ سرحدیں نہیں ہوتیں، وہ کہیں نہ کہیں نکل جاتے ہیں لیکن اس بجٹ میں چھوٹے صنعتکاروں کا جینا حرام کر دیا گیا ہے۔ ابھی پرسوں کی اطلاعات ہیں کہ گوجرانوالہ میں بڑی تعداد میں چھاپے مارے گئے۔ اس بجٹ نے سیلز ٹیکس والوں کو ملک میں جبر کا ٹھیکیدار بنا دیا ہے۔ وہ بڑے کارخانوں، فیکٹریوں اور انڈسٹریز میں تو جا نہیں سکتے، وہاں تو گھس نہیں سکتے، وہاں بیس بیس guards کھڑے ہوتے ہیں، چھوٹے صنعتکاروں پر جو جبر اس بجٹ میں ہوا، اس کی مثال نہیں ملتی۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ میں نے اپنی proposals دیں جبکہ آج صبح صبح جب میں یہاں پہنچا تو پتا چلا کہ فنانس کمیٹی کو پتا نہیں کس چیز کی جلدی تھی، بجٹ پیش کرنے والوں کو بھی جلدی تھی، فنانس کمیٹی کو بھی اس مرتبہ اتنی جلدی تھی کہ چھ proposals, recommendations میں mention کی ہوئی ہیں جبکہ نیچے withdrawn لکھ دیا ہے۔ آپ اندازہ کریں کس نے withdraw کی ہیں؟ میں نے تو پیش کی ہیں، مجھے آپ نے بلایا ہی نہیں ہے، میں روز اپنے PS کو آپ کے پاس بھیج رہا تھا کہ مجھے وقت دیں، کب آؤں اور withdrawn لکھ کر فارغ کر دیا گیا۔ اگر سینیٹ کی کمیٹی کا یہ رویہ

ہو گا تو پھر کیا proposals تیار ہوئی ہوں گی، اللہ ہی حافظ ہے۔ مجھے لگتا ہے ہر کوئی اپنا تعلق بنانے میں مشغول ہے، عوام کے لیے کوئی نہیں سوچ رہا، نہ حکومت اور نہ ہی ہماری فنانس کمیٹی۔

جناب چیئرمین! اس بجٹ میں اتنے taxes ہیں کہ میں حیران ہوں کہ اس میں شادی ہال بھی شامل ہیں۔ چلیں شادی ہال تک بھی ہوجاتا، کلبوں، ریسٹورانٹس پر ہوجاتا، gathering اور functions پر ٹیکس لگ جاتا جو کہ پہلے سے سیلز ٹیکس ادا کرتے ہیں لیکن یہ کون سی منطق ہے کہ community places پر ٹیکس لگ گیا ہے۔ اگر اس لفظ کو اس بجٹ میں سے ختم اور delete نہ کیا گیا تو جناب! جو اپنی گلی میں بھی شادی کر رہا ہوگا، سیلز ٹیکس والے اس کے پاس بھی جائیں گے کیونکہ وہ بھی community place ہے۔ جناب! اس بل میں community hall نہیں لکھا گیا بلکہ community place لکھا گیا ہے، آپ اندازہ کریں اور کوئی اس بات پر غور نہیں کر رہا۔ اس ملک میں کیا ہونے والا ہے؟ غریب آدمی مشکل حالات میں پہلے ہی ٹیکسوں کے نیچے دبا ہوا ہے، وہ چند روپے بچا کر اپنے بچوں اور بچیوں کی شادی کرتا ہے، اس پر ٹیکس لگا دیا ہے؟ میری بہن نے ٹھیک کہا، ایک بات رہ گئی ہے بچے پیدا کرنے پر ٹیکس، نجمہ حمید صاحبہ کی proposal پر غور ہونا چاہیے لیکن چونکہ اب کمیٹی اٹھ گئی ہے ورنہ یہ تجویز ابھی بھجوادیتے، یہ add ہوجاتی تو میرے خیال میں شاید اس ملک کا فائدہ ہوتا، آبادی پر تو control ہوجاتا۔

جناب چیئرمین: آغا صاحب! مسجد بھی تو community place ہے یا نہیں؟

سینیٹر کامل علی آغا: جی بالکل، مسجد community place ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو یہ ظلم و زیادتی withdraw کرنی چاہیے۔ مجھے اپنی تقریر کرتے ہوئے ایسے لگ رہا ہے جیسے راجہ ظفرالحق صاحب آج جب کھانے پر تشریف لائے تو انہوں نے کہا کہ اب جو debate اس اجلاس میں ہوگی، وہ ایسے ہی ہے کہ جج وکیل کو کہے کہ مجھے فیصلہ سنانے دیں، آپ اپنے arguments بعد میں کرلینا۔ مجھے ایسے ہی لگ رہا ہے۔

جناب چیئرمین: ویسے انہوں نے کہا تو درست ہی ہے، recommendations آپ نے پہلے approve کردی ہیں۔

سینیٹر کامل علی آغا: اب ہم یہ باتیں کر رہے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ ابھی بجٹ منظور نہیں ہوا، اس لیے حکومت کے پاس موقع ہے کہ اگر taxes لگائے تو کم از کم عوام کو یہ بھی بتائیں کہ ان taxes کے ساتھ آپ کو ہم کیسے facilitate کرنے والے ہیں۔ جناب! یہ کہہ دینا کہ کاشغر سے گوادر تک ریلوے لائن بچھا دیں گے، کہاں ہے اس بجٹ میں، مجھے بتائیں۔ کہاں پیسے رکھے گئے ہیں؟

بجلی کی بات کرتے ہیں، energy crisis کی بات کرتے ہیں کہ ہم 500 ارب روپے 60 دنوں میں ادا کردیں گے۔ بڑی اچھی بات ہے۔ میں نے ویسے ڈھونڈ لیا ہے کہ کہاں سے نکلیں گے۔ انہوں نے NFC Award سے 237 ارب روپے withdraw کر لیے۔ یہ وہی فارمولا ہے جو چوہدری شجاعت حسین صاحب نے پیش کیا تھا انرجی کانفرنس میں۔ الحمدللہ، وہی فارمولا implement کر رہے ہیں، ہمارے فارمولے پر چل رہے ہیں لیکن کہیں بتا نہیں رہے۔ یہ کردیا ہے کہ withdraw کرلیا ہے، 237 ارب روپے جس میں سے 162 ارب روپے پنجاب کے ہیں، وہ withdraw کرکے یہ وہاں ادا کریں گے لیکن کم از کم عوام کو بتائیں کتنے دنوں میں ان کو بجلی ملنا شروع ہوجائے گی۔ اس کے لیے کہہ رہے ہیں دو تین سال لگ جائیں گے جبکہ خون سارے کا سارا ابھی سے نچوڑ لیا ہے۔ بھئی energy crisis کے لیے آپ اتنی دیر سے واویلا کرتے رہے ہیں، دو الیکشن آپ نے کالا باغ کے نعرے پر لڑے، ہم بھی اس وقت حصہ تھے، تو کم از کم اس کا ہی اعلان کردو۔ کم از کم عوام یہ تو کہہ سکیں کہ کچھ بنے گا اور energy crisis حل ہوگا، کوئی planning نہیں ہے۔

بجٹ میں دونوں چیزیں ہوتی ہیں، اگر اس میں عوام کو ٹیکس دینا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ ان کو یہ بھی بتانا ہوتا ہے کہ آپ کو ٹیکس لگا کر یہاں یہاں facilitate کریں گے۔ اس بجٹ میں کہیں نہیں ہے سوائے اس کے کہ کاشغر سے گوادر تک ہم ریلوے لائن بچھا دیں گے۔ جو ریلوے موجود ہے، وہ 120 ارب روپے کا مقروض ہے، اس کو تو آپ دے رہے ہیں 21 ارب روپے جو اونٹ کے منہ میں زیرے کے مترادف ہوگا، وہ تو چل نہیں رہی جبکہ ایک نئی ریلوے لائن آپ بچھائیں گے۔ کہاں لکھا ہے آپ نے، بتائیں تو سہی۔ آپ نے بجٹ پیش کیا ہے، اس میں کوئی نہ کوئی شق ہونی چاہیے کہ جس میں لکھا ہو کہ کاشغر کے لیے پیسے یہاں سے لے کر یہاں آپ کو دیں گے۔ بجلی کے لیے یہاں سے پیسے لے

کر یہاں آپ کو دیں گے۔ پورے بجٹ میں کہیں نہیں ہے۔ یہ بہت secret قسم کا recovery بجٹ ہے۔

جناب چیئرمین! آپ حیران ہوں گے کہ اس بجٹ میں عوام کے ساتھ کیا ہوا ہے؟ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جو لوگ ٹیکس نہیں دے رہے اور اس کے لیے سابقہ حکومت کے آخری دنوں میں ایک بل بھی introduce ہورہا تھا، جس میں نشاندہی کی گئی کہ تقریباً 3.5 ملین لوگ ایسے تھے، FBR نے بھی recommend کیے اور نشاندہی کی کہ یہ لوگ ٹیکس نیٹ میں لائے جائیں گے۔ اس کے لیے proposals بھی بالکل mature تھیں۔ چاہیے تھا کہ ان کو اس میں شامل کر لیا جاتا۔ اتنی جلدی کی کیا ضرورت تھی۔ 12 تاریخ کی بجائے 16 تاریخ کو بجٹ پیش کردیا جاتا۔ ذرا پارلیمنٹ میں بحث کے لیے بھی 6 دن بڑھا دیے جاتے لیکن tax base بڑھانے کی بجائے ان لوگوں پر ظلم کیا گیا جو ٹیکس ادا کررہے ہیں، یہ بہت بڑا ظلم ہے۔ آپ دیکھیں کہ اس budget میں ایک بھی ٹیکس ایسا نہیں ہے جو کسی نئے نشان زدہ ٹیکس نادہندہ پر لگایا گیا ہو، سارے کے سارے taxes and recovery ان لوگوں سے ہو گی جو لوگ already tax payers ہیں۔ جناب چیئرمین! سب سے بڑی زیادتی یہ ہے کہ ٹیکس دہندگان کو کہا گیا ہے کہ آپ advance tax pay 2% کریں گے اگر آپ کسی کو اپنا بنایا ہوا مال فروخت کریں گے اور وہ unregistered ہو گا تو آپ 2% اور ادا کریں گے۔ یہ بالکل وہی ٹیکس ہے جو petroleum products پر قبل ازوقت لاگو کردیا گیا جسے غالباً آج سپریم کورٹ نے illegal قرار دے دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو چاہیے کہ اسے فوری طور پر withdraw کرلے ورنہ یہاں جو چند لوگ کام کر رہے ہیں، اپنے لیے livelihood کما رہے ہیں، وہ بھی بھاگ جائیں گے۔ یہ نہیں ہوسکتا، وہ یہ ادا نہیں کرسکیں گے کیونکہ 95% لوگ ایسے ہیں جو unregistered ہیں۔ ان کی sales tax میں registration نہیں ہے اور سارے کا سارا ٹیکس ان لوگوں کو دینا پڑے گا جو already sales tax دے رہے ہیں۔ اس سے blackmailing بڑھے گی، سرکاری officers اپنی جیبیں بھریں گے اور حکومت کو کچھ نہیں ملے گا۔ اس لیے اسے withdraw کیا جانا چاہیے۔

جناب چیئرمین: آغا صاحب! آپ conclude کرلیں۔

سینیٹر کامل علی آغا: جی میں کر رہا ہوں۔ مجھے پتا تھا کہ میرے ساتھ یہی ہوگا حالانکہ ابھی میرے نو منٹ بھی نہیں ہوئے۔

جناب چیئرمین: آغا صاحب! میں نے آپ کے لیے اپنے پاس stopwatch رکھی ہوئی ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب چیئرمین! بنکوں سے پچاس ہزار یا اس سے اوپر رقم نکلوانے پر پچھلے کئی سالوں سے ایک جگا ٹیکس چل رہا ہے، اب اسے 02. سے بڑھا کر 03. کر دیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ وہی شوکت عزیز والا رویہ ہے جس کے متعلق کہا جاتا تھا کہ وہ بنکوں کو بھرنے کے لیے آیا ہے، انہیں زیادہ نفع دینے کے لیے آیا ہے، وہی رویہ اسحاق ڈار صاحب نے بھی اپنا لیا ہے۔ یہ بہت افسوس ناک بات ہے، کم از کم اس بات کی امید نہیں کی جا سکتی تھی۔ اس بجٹ میں overseas Pakistanis کا تذکرہ تک نہیں ہے اور سب سے بڑی بات یہ کہ agriculture income tax کا نفاذ جس کے لیے یہ ہمیشہ دعوے دار رہے ہیں کہ وہ ہونا چاہیے، انہوں نے اس بجٹ میں صرف eyewash کیا ہے کہ اگر صوبہ income tax کی نشاندہی کرے گا تو اس کے بعد اسے ٹیکس دینا پڑے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اصل مسئلہ یہ تھا کہ انہوں نے 18th Amendment میں غلطی کی، اس میں یہ کیا جانا چاہیے تھا کہ زرعی ٹیکس کا نفاذ وفاق کرے گا، اس میں تبدیلی آنی چاہیے تھی جو نہیں آئی، حالانکہ ٹیکس تو آمدنی پر لگنا ہے agriculturist پر تو نہیں لگنا۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کاروباری لوگ اپنی آمدنی پر ٹیکس دیتے ہیں، اسی طرح زراعت کے پیشے سے منسلک لوگ اپنی آمدنی پر ٹیکس ادا کرتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ میں جہاں ٹیکس لگنا چاہیے تھا، وہ نہیں لگایا گیا اور جہاں مزید ٹیکس نہیں لگنا چاہیے تھا، وہاں بے شمار ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ مولانا غفور حیدری صاحب۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: شکریہ، جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے پنجاب حکومت اور راجہ ظفرالحق صاحب سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ حکومتِ پنجاب نے ایک notification جاری کیا ہے اور اس میں انہوں نے کہا ہے کہ کوئی بھی ملازم باہر سفر نہیں کر سکتا۔ اس

فیصلے سے وہ ملازمین جو عمرے یا حج پر جانا چاہتے تھے، وہ بھی متاثر ہو رہے ہیں۔ ماضی میں ایسا ہوتا رہا ہے کہ کوئی بھی ملازم بیرون ملک، عمرے یا حج کے لیے جاتا تھا تو وہ اپنے متعلقہ محکمے سے چھٹی لے کر جاتا تھا۔ میں آپ کے توسط سے جناب راجہ ظفرالحق صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس حوالے سے معلومات حاصل کریں۔ جناب والا! جو غیر مسلم ملازمین اپنے مذہبی تہوار کے لیے یا مسلمان ملازمین حج اور عمرے کے لیے ملک سے باہر جانا چاہتے ہوں تو وہ اپنے متعلقہ محکمے سے اجازت لے کر جا سکتے ہیں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. I will now read out the prorogation order:

> "In exercise of the powers conferred by Article 54 (1) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate Session on the conclusion of its business on 21st June, 2013".

Sd/

(Asif Ali Zardari)

President,

Islamic Republic of Pakistan

[The House was then prorogued sine die.]